## اداریہ

سید صابر حسین شاہ بخاری (مدیر اعلیٰ)

سید منور علی شاہ بخاری قادری رضوی .

بسم اللہ الرحمن الرحیم O

نحمدہ و نصلی و نسلم علیٰ رسولہ الکریم!

### عقیدہ ختم نبوت:

عقیدہ ختم نبوت دین اسلام کا مرکز اور محور ہے۔اس عقیدہ سے ذرا بھر انحراف کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ہمارے پیارے آقا و مولا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔اللہ تعالیٰ نے آپ پر نبوت ختم فرمادی ہے۔آپ پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید آخری آسمانی کتاب ہے۔آپ کی شریعت اور آپ کی اُمت آخری ہے۔آپ ﷺ کے بعد اگر کوئی کسی قسم کی تشریعی یا غیر تشریعی ،ظلی ،بروزی نبوت کے جاری ہونے کا عقیدہ رکھتا ہے تو وہ کذاب ہے، کافر ہے، مرتد ہے اور واجب القتل ہے۔اس پر ساری اُمت مسلمہ کا اجماع ہے۔قرآن و حدیث اس پر شاہد عادل ہیں۔مخبر صادق نبی حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے قیامت تک فتنوں کی نشاندہی فرمائی۔ان فتنوں میں جھوٹے نبیوں کا فتنہ بھی ہے جو عہد رسالت مآب ﷺ میں بھی ظاہر ہو گیا تھا۔مسیلمہ کذاب نے جب نبوت کا دعویٰ کیا تو خلیفہ اول حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس بد بخت سے جہاد کر کے اسے کیفر کردار تک پہنچایا، تمام صحابہ کرام نے اس جہاد میں حصہ لیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ایک کثیر تعداد نے ناموس رسالت مآب ﷺ کی خاطر اپنی جانیں قربان کر دیں۔یوں تحریک ختم نبوت کے مجاہد اول ہونے کا اعزاز خلیفۂ اوّل حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حصے میں آیا۔اور شہدائے ختم نبوت کی اولیت بھی صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت نے حاصل کی۔

1

### نئے نئے مدعیان نبوت:

منکرین رسالت نے ہر دور میں ''عقیدہ ختم نبوت'' پر حملہ آور ہونے کی ناکام کوشش کی۔نئے نئے مدعیان نبوت

سامنے آئے لیکن محافظین ختم نبوت نے ان کذابوں کا بروقت تعاقب کیا اور انھیں ناکوں چنے چبوائے۔اسود عنسی نے صنعا یمن سے دعویٰ نبوت کیا تو حضرت فیروز دیلمی نے اسے قتل کر دیا، تاجدار ختم نبوت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنے وصال باکمال سے ایک رات قبل ہی آگاہ فرما دیا تھا کہ!

''آج رات اسود عنسی مارا گیا ہے اور ایک مرد مبارک نے اسے مارا ہے اسکا نام فیروز ہے''

☆ خلیفہ اول حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں جب یمامہ سے مسیلمہ کذاب کا فتنہ ظاہر ہوا تو صحابہ کرام کی جماعت نے اسے قتل کر کے دم لیا۔

☆ مختار ثقفی نے کوفہ سے دعویٰ نبوت بلند کیا تو حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کا کام تمام کیا۔

☆ حارث کذاب دمشقی نے بنو اُمیہ کے دور حکومت میں نبی بننے کا اعلان کیا تو خلیفہ عبد الملک مروان نے اسے قتل کروا دیا۔

☆ مغیرہ عجلی نے دعویٰ نبوت بلند کیا تو ہشام بن عبد الملک کے دور میں زندہ جلا دیا گیا۔

☆ بیان بن سمعان نبوت کا دعوے دار بنا تو اس کا حشر بھی مغیرہ عجلی کی طرح ہوا۔

☆ صالح بن ظریف ایک یہودی نے بھی نبی بننے کی کوشش کی اور شمالی افریقہ میں اپنی خانہ ساز نبوت کو جاری رکھا بالآخر واصل جہنم ہوا۔

☆ ہرات، بجستان کے علاقے میں میں ایک جھوٹا نبی استاد رئیس خراسانی ظاہر ہوا اور خلیفہ منصور نے اسکی سرکوبی کی۔

☆ شمالی افریقہ سے اسحاق اخرس نے اپنی جھوٹی نبوت کا پرچار کیا تو خلیفہ جعفر منصور کے لشکر نے اسے اپنے انجام تک پہنچایا۔

☆ کوفہ سے حمدان بن اشعث قرمطی نے اپنی خانہ ساز نبوت کا اعلان کیا اور گوشہ گمنامی کی موت مر گیا۔

☆ علی بن محمد خارجی نے [[رے]] شہر کے مضافات سے اپنی جھوٹی نبوت کا اعلان کیا تو حاکم بصرہ نے طویل محاصرے کے بعد اسے قتل کروا دیا۔

☆ حامیم یا عامیم بن من اللہ نے سرزمین [[ریف]] واقع ملک مغرب میں جب نبوت کا دعویٰ کیا تو ۳۱۹ھ میں ایک جنگ میں واصل جہنم ہوا۔

☆ علی بن فضل یمنی صنعا سے ظاہر ہوا اور اپنی جھوٹی نبوت کی دعوت دینے میں مصروف ہوا تو ۳۰۳ھ میں کسی مجاہد ختم نبوت نے اسے زہر دے کر ہلاک کر ڈالا۔

☆ عبد العزیز باسدی ۳۳۲ھ میں نبوت کا دعویٰ دار بنا تو لشکر اسلام نے اس کا تعاقب کیا اور اس کا کام تمام کیا۔

☆ ابو القاسم احمد بن قسی نے نبوت کا اعلان کیا تو مراکش کے حکمران عبد المؤمن نے اسے قید کیا اور ۵۵۰ھ میں یہ اپنے انجام کو پہنچا۔

☆ عبدالحق بن سبعین مرسی مراکش کے شہر مرسیہ سے ظاہر ہوا اور نبی بن بیٹھا، اس نے فصد کھلوائی، خون بند نہ ہوا اور وہ چل بسا۔(۱)

## مرزا غلام احمد قادیانی:

نئے نئے مدعیان نبوت آتے گئے اور اپنے انجام کو پہنچتے گئے، محافظین ختم نبوت نے ہر دور میں ان مدعیان کا تعاقب کیا اور مسلمانوں کو ان کے فتنوں سے دور کیا۔ آج ان مدعیان نبوت کا صرف نام رہ گیا۔ برصغیر میں جھوٹے مدعیان نبوت کی نمائندگی کرتے ہوئے قادیان (گورداس پور) سے مرزا غلام احمد قادیانی سامنے آیا، اس نے مسیلمہ کذاب کی یاد تازہ کر دی۔ مرزا غلام احمد قادیانی (۱۲۵۰ھ/۱۸۳۵ء) کو پیدا ہوا اور (۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء) کو واصل جہنم ہوا۔ مولوی گل علی شاہ سے مروجہ علوم حاصل کیے۔ اپنے والد کے ساتھ انگریزی عدالتوں میں اپنے اجداد کے دیہات کو دوبارہ حاصل کرنے کے لیے مقدمات میں مشغول رہا۔ ۱۸۶۴ء میں میٹرک پاس کیا۔ ۱۸۶۶ء میں سیالکوٹ میں ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں کلرک بھرتی ہوا۔ ۱۸۶۸ء میں مختاری کا امتحان دیا تو فیل ہوا۔ پھر مذاہب عالم کا تقابلی مطالعہ شروع کیا۔ تصنیف و تالیف کا آغاز کیا۔ سب سے پہلے عیسائیت کا رڈ کیا اور مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے اور ان کی ہمدردیاں حاصل کرنے میں کسی حد تک کامیاب ہوا تو اس نے ایک مصلح کی حیثیت اختیار کر لی۔ ۱۸۸۰ء میں اس نے کتاب ''براہین احمدیہ'' لکھ کر شائع کرائی۔ اس میں مرزا کے کئی فاسد خیالات سامنے آئے۔ ۱۸۸۹ء میں مرزا نے اپنے متبعین کی ''جماعت احمدیہ'' بنا ڈالی اور لوگوں سے بیعت لینا شروع کر دی پھر انگریز کی سرپرستی میں مرزا نے کھل کر اپنا کھیل کھیلا، اس نے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا پھر وہ مہدی بنا، ۱۸۹۰ء میں اس نے دعویٰ مسیحیت کا اعلان کیا اور بالآخر ظلی اور بروزی نبی بنا۔(۲)

مرزا قادیانی نے اسی پر بس نہ کیا بلکہ انبیاء کرام علیہم السلام کی عزتوں پر حملہ آور ہوا۔ علمائے حق نے کلمۂ حق بلند کیا اور مرزا کا سخت تعاقب کیا، مرزا اور اسکے متبعین سے علمائے اہل سنت نے مناظرے کیے، کتابیں لکھیں، فتاویٰ جاری کیے اور اشتہارات جاری کیے، مرزا اور اسکے حواریوں کو ذلیل کرنے کے لیے ان پر دعوے دائر کیے۔ ان مقدمات میں اسے اور اسکے چیلوں کو خوب ذلت و خواری اٹھانا پڑی۔(۳)

## تلخ حقائق:

---

۱) تفصیل کے لیے دیکھیے: نثار احمد خان: بائیس جھوٹے نبی: مطبوعہ کراچی، ابوالقاسم رفیق دلاوری: جھوٹے نبی مطبوعہ کراچی (ضیاء تسنیم بلگرامی: نبوت کے جھوٹے دعویدار مطبوعہ کراچی) (۲) دیکھیے: قادیانی لٹریچر بالخصوص ماہنامہ ''خالد'' ربوہ مارچ ۱۹۸۶ء
(۳) دیکھیے اکبر علی جج: مقدمہ بہاولپور: مطبوعہ لاہور (محمد کرم الدین دبیر مولانا: تازیانہ عبرت مطبوعہ لاہور)
(محمد متین خالد: فتنہ قادیانیت کے خلاف عدالتی فیصلے: مطبوعہ لاہور)

اگر حقائق کے اجالے میں تحریک ختم نبوت کا مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ اس تحریک میں علمائے اہل سنت اور مشائخ اہل سنت کا کردار نہایت روشن اور نمایاں رہا ہے۔ اگر چہ بعد میں دیگر مکاتب فکر کے علماء بھی اس تحریک میں شامل ہو گئے تھے لیکن ان تلخ حقائق کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ ابتداء میں ان مکاتب فکر کے علماء مرزا کے بارے میں نرم گوشہ رکھتے تھے اور اس کی تعریف میں رطب اللسان تھے۔ ۱۳۰۱ھ/۱۸۸۴ء میں علماء لدھیانہ جب مرزا کی تکفیر میں مصروف تھے تو اس موقع پر علماء دیوبند کے ''قطب الارشاد'' مولانا رشید احمد گنگوہی اسے ''مرد صالح'' قرار دے رہے تھے۔(۴)

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) جب مرزائیوں کی تردید کے لیے ان کی کتابیں منگوا رہے تھے تو اس وقت علماء دیوبند کے ''عارف باللہ'' مولانا عبدالقادر رائے پوری مرزا سے متاثر ہو کر اس سے دعائیں کرا رہے تھے۔(۵)

مرزا کے خاص حواری حکیم نور الدین بھیروی کے کرتوت اظہر من الشمس تھے لیکن اس کے باوجود علماء دیوبند کے ''امام انقلاب'' مولانا عبید اللہ سندھی اس کی ''علمی عظمت'' کے برابر قائل رہے اور اسکی ''قرآن فہمی'' سے بہت متاثر تھے۔(۶)

مولانا تھانوی کے خلیفہ مولانا عبدالماجد دریابادی تو مرتے دم تک قادیانیوں کی تکفیر کے قائل نہ ہوئے۔(۷)

4

طبقہ غیر مقلدین کا بھی یہی حال تھا۔ مولانا محمد علی لکھوی، حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات کے عقیدہ میں قادیانیوں کے ہمنوا تھے۔(۸)

مولانا ابو الکلام آزاد نے قادیان کا سفر کیا، مرزا سے ملاقات کی اور وہاں ایک مرزائی عبدالکریم کے پیچھے نماز بھی پڑھی۔(۹)

مولانا ثناء اللہ امرتسری جو فاتح قادیان مشہور ہوئے انہوں نے مرزا سے جو بھی مناظرے، مباہلے اور مباحثے کیے

---

(۴) محمد احمد لدھیانوی، مولانا: فتاویٰ قادریہ: مطبوعہ لاہور

۵) ابو الحسن علی ندوی، مولانا: سوانح حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری: مطبوعہ کراچی ص ۵۶،۵۵

(۶) محمد سرور، پروفیسر: افادات وملفوظات حضرت مولانا عبید اللہ سندھی: مطبوعہ لاہور ۱۹۸۷ء ص ۳۳

(۷) ا۔ دیکھئے، ماہر القادری: یاد رفتگاں ج ۲ مطبوعہ لاہور (مرتب طالب ہاشمی) ب۔ طالب ہاشمی: فتنہ قادیانیت اور مولانا عبدالماجد دریابادی مشمولہ ماہنامہ ''الحق'' اکوڑہ خٹک شمارہ نومبر ۱۹۸۹ء ص ۴۹ تا ۵۳

(۸) ہفت روزہ تنظیم اہل حدیث لاہور دسمبر ۱۹۷۳ء ص ۱۰

(۹) عبدالرزاق ملیح آبادی: آزاد کی کہانی خود ان کی زبانی: مطبوعہ لاہور ص ۲۵۵

(۱۰) ابن انیس حبیب الرحمٰن لدھیانوی: تاریخ ختم نبوت: مطبوعہ لاہور ص ۳۲۰،۳۵۰

اسے مسلمانوں کا ایک فرقہ ہی سمجھ کر کیے تھے یہی وجہ ہے کہ ان کی جانب سے باقاعدہ تحریری طور پر کوئی کفر کا فتویٰ سامنے نہ آیا بلکہ ۱۹۳۳ء میں انہوں نے ایک فتویٰ میں مرزائی عورت سے ایک مسلمان کا نکاح جائز قرار دیا تھا۔(۱۰)

مولانا محمد حسین بٹالوی نے ماہنامہ ''اشاعۃ السنہ'' لاہور نمبر ۶، ۷، ۸ میں مرزا کی مشہور کتاب ''براہین احمدیہ'' پر نہایت مفصل تبصرہ لکھا جو ۱۴۲ صفحات پر پھیلا ہوا ہے اس میں انھوں نے دل کھول کر مرزا کی تعریف و توصیف کی۔ اس تبصرہ سے ہندوستان کے بہت سے علمی و دینی حلقوں میں ''براہین احمدیہ'' کا پرجوش استقبال کیا گیا۔ موصوف نے صرف تبصرہ پر بس نہ کیا بلکہ اس کتاب کی اشاعت اور خریداری کے لیے بھی نہایت گرم جوشی سے مہم شروع کی تھی۔(۱۱) میاں نذیر حسین دہلوی نے نومبر ۱۸۸۴ء دہلی میں مرزا قادیانی کا نکاح پڑھایا۔(۱۲)

مرزا حیرت دہلوی جو کہ شاہ اسماعیل دہلوی کے سوانح نگار ہیں نے تو انتہا کر دی، مرزا کی موت پر انھوں نے ایک نہایت زبردست تعزیتی شذرہ لکھا اور اس میں اپنے جذبات و تاثرات کا اظہار کیا اور کئی اہم انکشافات بھی طشت از بام کیے۔(۱۳) علماء دیوبند کے ''شیخ القرآن'' مولوی غلام اللہ خان کے رسالہ ماہنامہ ''تعلیم القرآن'' کا پہلا ایڈیٹر ''محمد اسد اللہ قریشی'' مرزائی تھا۔(۱۴) نام نہاد مورخ اسلام ''مولانا اکبر شاہ خان نجیب آبادی'' مرزا قادیانی کے خلیفہ حکیم نور الدین بھیروی کا سوانح نگار ہے۔(۱۵)

5

حیرت ہے کہ ابھی تک علماء دیوبند نے مرزا قادیانی کو ''چودھویں صدی کے علمائے برصغیر'' میں شامل کیا ہوا ہے۔(۱۶)

یہ تھی ان حضرات کی ''نورانی بصیرت'' جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اس وجہ سے تاریخی طور پر نا قابل تلافی نقصان ہوا اور بہت سے لوگ مرزا کے دام فریب میں چلے گئے، انکا گناہ کس کے سر رہے گا؟ دلچسپ بات تو یہ ہے کہ ان ہی کے پیروکار سب سے پہلے مرزا کے شکار کا تر نوالہ بنے۔ یہ عجیب و غریب کہانی مولانا چراغ حسن حسرت کی زبانی سماعت فرمائیے:

''یہ عجیب بات ہے کہ میرزا صاحب کے حلقۂ ارادت میں سب سے پہلے وہ لوگ شامل ہوئے جو فرنگی دشمنی کے باعث ہندوستان بھر میں مشہور تھے یعنی وہابی جماعت کے لوگ جوق در جوق انکے مریدوں میں شامل ہونے لگے، مہدویت

---

۱۱) دیکھیے: ابن انیس حبیب الرحمٰن لدھیانوی: تاریخ ختم نبوت: مطبوعہ لاہور

۱۲) ابن انیس حبیب الرحمٰن لدھیانوی: تاریخ ختم نبوت: مطبوعہ لاہور ص ۲۲۰

(۱۳) کرزن گزٹ دہلی ج ۱۰ نمبر ۱۵ یکم جون ۱۹۰۸ء ص ۸

۱۴) دیکھیے: محمد اسد اللہ قریشی: تاریخ احمدیت کشمیر مطبوعہ ربوہ ص ۱۳۴

۱۵) دیکھیے: اکبر شاہ خان نجیب آبادی: مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نور الدین: مطبوعہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور

۱۶) دیکھیے: سید عبدالحی، مولانا: چودھویں صدی کے علمائے برصغیر (ترجمہ نزہۃ الخواطر جلد ہشتم) مطبوعہ کراچی ۲۰۰۴ء ص ۴۳۵

اور مسیحیت کا دعویٰ کرنے سے پہلے خود میرزا صاحب اپنے عام عقائد کے اعتبار سے وہابی تھے لیکن ان کی وہابیت پر تصوف کا گہرا رنگ چڑھا ہوا تھا ان کے افکار میں کہیں کہیں وحدت الوجود کی جھلک بھی پائی جاتی ہے اور وہ خدا کے تجسم وتشبہ کے بھی قائل معلوم ہوتے ہیں''۔(۱۷)

اہل حدیث مکتبہ فکر کی نمایاں شخصیت مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی نے بھی ۱۹۴۹ء میں لاہور میں ایک کانفرنس کے صدارتی خطبہ میں یہ اعتراف کیا تھا کہ جماعت اہل حدیث کے کثیر التعداد لوگ قادیانی ہو گئے تھے۔(۱۸)

## علماء ومشائخ اہل سنت مرزا قادیانی کے تعاقب میں:

دوسری طرف علماء اہل سنت اور مشائخ اہل سنت کی نورانی اور عرفانی بصیرت دیکھئے کہ مرزا ابھی اپنی خانہ ساز نبوت کے لیے پر تول ہی رہا تھا کہ انھوں نے اس کے خبث باطنی کو بھانپ لیا اور اسکے تعاقب میں مصروف ہو گئے۔مناظر اسلام علامہ مفتی غلام دستگیر نقشبندی حنفی قصوری علیہ الرحمہ (م ۱۳۱۵ھ/ ۱۸۹۷ء) نے مرزا قادیانی کی کتاب ''براہین احمدیہ'' کے ابتدائی حصے دیکھتے ہی اس کی گرفت میں پہل فرمائی۔۱۳۰۱ھ/۱۸۸۳ء میں ''تحقیقات دستگیر یہ فی ردّ ہفوات براہینیہ'' کے نام سے اردو میں کتاب لکھی اس میں آپ نے مرزا کے کفریات کے ساتھ ساتھ اس کے حمایتی مولانا محمد حسین بٹالوی کی بھی خبر لی، پھر اس پر پنجاب کے جیّد سنی علماء کرام سے تصدیقات بھی حاصل کیں۔۱۳۰۳ھ/۱۸۸۶ء میں ''رجم الشیاطین برد اغلوطات البراهين'' کے نام سے عربی زبان میں ''تحقیقات دستگیریہ'' کا ترجمہ وتلخیص سامنے آئی۔اس پر علمائے حرمین شریفین سے تصدیقات حاصل کیں۔۱۳۱۴ھ/۱۸۹۶ء میں مناظر اسلام علامہ مفتی غلام دستگیر نقشبندی حنفی قصوری علیہ الرحمہ (م ۱۳۱۵ھ/ ۱۸۹۷ء) نے مرزا قادیانی کے ایک اشتہار کے جواب میں بھی اپنی تیسری کتاب ''فتح رحمانی بہ دفع کید کادیانی'' لکھی جو اپنے موضوع پر ایک لاجواب کتاب ثابت ہوئی۔

۱۳۱۱ھ/۱۸۹۳ء میں علامہ مفتی پیر غلام رسول نقشبندی حنفی امرتسری علیہ الرحمہ (م ۱۳۲۰ھ/۱۹۰۳ء) نے عربی زبان میں ''الالهام الصحيح فى اثبات حياة المسيح'' لکھ کر ثابت فرمایا کہ حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بجسد عنصری آسمان پر زندہ موجود ہیں اور اس میں مرزائیوں کو چیلنج بھی دیا کہ اگر اس کا جواب باصواب لکھو گے تو تمہیں ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔بعد ازاں آپ کے ایک شاگرد مولانا ابوالحسن پیر غلام مصطفےٰ نقشبندی حنفی امرتسری علیہ الرحمہ نے اس کتاب کا اردو میں بھی ترجمہ کر دیا تھا۔

علامہ مفتی ارشاد حسین مجددی حنفی رامپوری علیہ الرحمہ (م ۱۳۱۱ھ/۱۸۹۴ء) نے ''فتویٰ در تردید دعاوی مرزا

---

۱۷) ظفر علی خان، مولانا: ارمغان قادیان: مطبوعہ لاہور ۲۰۰۷ء (مقدمہ) ص ۱۳

۱۸) دیکھئے: رائے محمد کمال: سازشوں کا دیباچہ: مطبوعہ لاہور ص ۶۲

قادیانی“ میں مرزا کے باطل دعوؤں کو اس کی زندگی میں رڈ کر کے اسے لاجواب کر دیا۔

۱۳۱۴ھ/۱۸۹۶ء میں ہی شیر اسلام علامہ قاضی فضل احمد نقشبندی لدھیانوی علیہ الرحمہ نے ”کلمہ فضل رحمانی بجواب اوھام غلام قادیانی“ لکھ کر مرزا کے دعوؤں کی قلعی کھول کر رکھ دی۔

۱۳۱۵ھ/۱۸۹۸ء میں حجۃ الاسلام علامہ مفتی محمد حامد رضا خان قادری بریلوی علیہ الرحمہ (م ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء) نے ”الصارم الربانی علی اسراف القادیانی“ لکھ کر حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات اور ان کی دنیائے ارضی پر دوبارہ تشریف آوری قرآن وحدیث کی روشنی میں ثابت کر کے مرزا کے مکر وفریب کا پردہ چاک کر دیا۔

۱۳۱۷ھ/۱۸۹۹ء میں مجدد مائتہ حاضرہ امام احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمہ (م ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء) نے جزاء اللہ عدوہ بآباۂ ختم النبوۃ“ لکھی اس میں آپ نے ختم نبوت کے مطلب ایمانی پر ایک سو بیس اور منکرین ختم نبوت پر تیس نصوص کے تازیانے برسائے۔ اس کتاب پر عرب وعجم کے علماء نے تصدیقات لکھیں۔

۱۳۱۷ھ/۱۸۹۹ء میں فاتح قادیانیت شیخ الاسلام پیر سید مہر علی شاہ چشتی گولڑوی علیہ الرحمہ (م ۱۳۵۶ھ/۱۹۳۷ء) نے مرزا قادیانی کی مشہور کتاب ”ایام الصلح“ اور دیگر رسائل کے رڈ میں فارسی زبان میں ”ہدایۃ الرسول“ تالیف فرمائی کیونکہ ”ایام الصلح“ کو مرزا نے کابل وغیرہ کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لیے فارسی زبان میں لکھا تھا اور اسکا مؤثر توڑ فارسی زبان میں ہی ممکن تھا۔

7

۱۳۱۷ھ/۱۸۹۹ء، ۱۹۰۰ء میں فاتح قادیانیت تاجدار گولڑہ نے دوسری کتاب ”شمس الھدایۃ فی اثبات حیاۃ المسیح“ تحریر فرمائی۔ اس میں مرزا کے باطل دلائل کو تارعنکبوت کی طرح بکھیر کر رکھ دیا۔

۱۳۱۸ھ/۱۹۰۱ء میں علامہ مولانا محمد حیدر اللہ خان درانی مجددی علیہ الرحمہ نے ”درۃ الدرانی علی ردۃ القادیانی“ لکھی اس میں آپ نے حضرت امام عبدالوہاب شعرانی، حضرت محی الدین ابن عربی، حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ علیہم کی کتب سے مرزا کے دعویٰ تصوف کی بھرپور تکذیب کی اور مرزا کے دعویٰ الہام ومسیحیت کو جھوٹا ثابت کیا۔

۱۳۱۹ھ/۱۹۰۲ء میں فاتح قادیان پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی چشتی علیہ الرحمہ کی تیسری کتاب ”سیف چشتیائی“ سامنے آئی۔ اس میں آپ نے مرزا کی کتاب ”اعجاز المسیح“ اور اس کے حمایتی مولوی احسن امروہی کی ”شمس بازغہ“ کا ایسا رڈ فرمایا کہ دونوں کے بخیے ادھیڑ کر رکھ دیئے۔

۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء میں امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ نے ”السوء والعقاب علی المسیح الکذاب“ میں دس وجہ سے مرزا قادیانی کا کفر بیان کر کے صاف فرمایا کہ یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان کے احکام بعینہ مرتدین کے احکام

ہیں۔

۱۳۲۰ھ/۱۹۰۲ء میں ہی آپ نے مولانا فضل رسول قادری بدایونی علیہ الرحمہ کی شہرہ آفاق کتاب ''المعتقد المنتقد'' پر ''المعتمد المستند بناء نجاۃ الابد'' کے نام سے عربی زبان میں حواشی لکھے جن میں آپ نے گمراہ فرقوں اوران کے سرغنوں کا ذکر کرتے ہوئے مرزا قادیانی کے بارے میں صاف فرمایا کہ ا''یہ مرزاان جھوٹے دجالوں میں سے ہے جن کے خروج کی خبر صادق ومصدوق نبی ﷺ نے دی۔ یہ دجال مرزا قادیانی اس زمانہ میں موضع قادیان واقع پنجاب میں نکلا''۔

۱۳۲۲ھ/۱۹۰۵ء میں شیخ الاسلام مولانا محمد انوار اللہ فاروقی حیدرآبادی علیہ الرحمہ (م ۱۳۳۶ھ/۱۹۱۷ء) نے مرزا قادیانی کے ایک چیلے حسن علی قادیانی کی رسوائے زمانہ کتاب ''تائید الحق'' کے جواب میں ''انوار الحق'' کے نام سے ایک بے نظیر کتاب لکھی۔ ''تائید الحق'' میں مرزا کے چیلے نے قادیانی دجال کی تائید اسلام اور تقدس سے متعلق کافی باتیں لکھیں۔''انوار الحق'' میں آپ نے اس کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دیں۔

۱۳۲۲ھ/۱۹۰۵ء میں آپ کی ''افادۃ الافہام'' جیسی وقیع کتاب سامنے آئی۔ اس میں آپ نے ''براہین احمدیہ'' اور دیگر قادیانی کتب کا ایک ایک قابل اعتراض نکتہ متعلقہ کتاب کے صفحہ نمبر کے ساتھ اور قرآن وحدیث سے مستند حوالوں کے ساتھ مرزا کا اصل چہرہ بے نقاب کر دیا۔ آپ کی یہ عظیم کتاب دو جلدوں میں شائع ہو کر منظر عام پر آئی۔ بعدازاں آپ نے اس عظیم کتاب کا خلاصہ اور فہرس میں مزید اضافات کے ساتھ ''مفاتح الاعلام'' کے نام سے الگ کتابی صورت دے دی تھی اس میں بھی آپ نے اسلام کے بنیادی عقائد سے متعلق سرسید احمد خان کے گمراہ کن نظریات کا مرزا قادیانی کے کفریات سے تقابل اور مماثلت ظاہر کر کے ردّ بلیغ فرمایا۔ اسی طرح آپ نے اپنی ضخیم کتاب ''مقاصد الاسلام'' کے حصہ دوم میں بھی معجزات اور نبوت کے زیر بحث مرزا دجال کے تمام دعوؤں کو بالکل جھوٹ اور بے بنیاد ثابت فرمایا ہے۔ آپ کے قلمی جہاد سے حیدرآباد دکن میں قادیانی فتنہ کی سرکوبی ہوئی تھی۔

۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء میں امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ نے کتاب ''قہر الدیان علی مرتد بقادیان'' میں مرزا قادیانی کے شیطانی الہاموں کا ردّ بلیغ فرمایا ہے۔ ۱۳۲۴ھ/۱۹۰۶ء میں آپ نے باطل فرقوں کے ردّ میں ایک اہم قدم یہ اُٹھایا کہ ان کی کفریہ عبارات پر علمائے حرمین شریفین کی اکثریت سے تصدیقات وفتاویٰ حاصل کیے اور اسے ''حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین'' کا نام دیا۔ اس میں مرزا قادیانی کی کفریات وارتداد پر فتویٰ کفر نمایاں اور سرفہرست ہے۔

۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء میں مولانا قاضی عبدالغفور شاہ پوری علیہ الرحمہ (خلیفہ امام احمد رضا) کی کتاب ''عمدۃ البیان فی جواب سوالات اہل القادیان'' قادیانیوں کے لیے تازیانہ عبرت بن کر سامنے آئی۔

۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء میں امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کی مشہور زمانہ کتاب ''المبین ختم النبیین'' منصۂ شہود پر

آئی۔ جس میں آپ نے ثابت کیا کہ مشہور آیت ختم نبوت میں ''الف لام'' استغراقی ہے، عہد خارجی کا لام نہیں یعنی ہر قسم کی نبوت کے خاتم حضور پرنور شافع یوم النشور سید الابرار مدنی تاجدار ﷺ ہیں۔ آپ کے بعد کسی طرح کی نبوت کا امکان نہیں۔ آپ کی زندگی کی آخری تصنیف ''الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی'' بھی فتنہ قادیانیت ہی کے ردّ میں ہے۔ اسی موضوع پر اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے چھوٹے شہزادے مفتی اعظم ہند علامہ مفتی محمد مصطفیٰ رضا خان نوری بریلوی علیہ الرحمہ (م ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۱ء) کی تصنیف ''تصحیح یقین بر ختم النبیین'' بھی اپنی مثال آپ ہے۔

قطب لاہور علامہ غلام قادر بھیروی علیہ الرحمہ (م ۱۳۲۷ھ/۱۹۰۹ء) وہ واحد شخصیت ہیں جنہوں نے پنجاب میں مرزا قادیانی کے خلاف سب سے پہلے فتویٰ دیا کہ قادیانی اور اسکے ماننے والے مرتد ہیں، ان کے ساتھ مسلمان مرد یا عورت کا نکاح حرام و ناجائز ہے۔ (۱۹)

مولانا سید محمد اکرام الدین بخاری علیہ الرحمہ نے بھی مرزا قادیانی کے بلند و بانگ دعاوی کے ردّ میں بڑی سرگرمی دکھائی اور اپنی تالیف ''فیض جاری ملقب بہ ہدیۃ البخاری'' دنیائے اہل سنت کو عطا فرمائی۔

یہ مشاہیر علمائے اہل سنت کے قلمی جہاد کی صرف ایک جھلک ہے جو مرزا قادیانی کی زندگی سراپا شرمندگی میں جاری و ساری رہا۔ یہ ایک زندہ و جاوید حقیقت ہے کہ شروع شروع میں انگریز کے اس خود کاشتہ پودے کی آبیاری میں علمائے اہل حدیث اور علمائے دیوبند پیش پیش رہے جبکہ علمائے اہل سنت روز ازل سے اسے جڑ سے اکھاڑنے میں مصروف تھے۔ جس پر ان کی بلند پایہ تصانیف شاہد عدل و ناطق ہیں۔ جو مرزا کی زندگی میں ہی سامنے آگئی تھیں۔ جب مرزا کا کفر روز روشن کی طرح واضح ہوگیا۔ اور انگریز کا یہ خود کاشتہ پودا ایک مضبوط درخت بن گیا تو باوجود اسکے علمائے اہل سنت نے چاروں طرف سے اس نوکیلے کانٹوں والے انتہائی خطرناک درخت پر کلہاڑیوں کے پے در پے ایسے وار کیے کہ اس کا سایہ ختم ہوگیا اور اسکی چھاؤں میں بیٹھنے والوں کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہوسکا۔ چنانچہ چند وہ لوگ بھی جنہوں نے مرزا کی تعریف و توصیف میں پہل کی وہ اپنے مؤقف سے دست بردار ہونے پر مجبور ہوئے اور مرزا کی تکفیر میں علمائے اہل سنت کی راہ پر چل نکلے بالآخر انھوں نے بھی مرزا قادیانی کے ردّ میں کتابیں لکھنا شروع کر دیں۔۔۔ پھر بھی جس کثرت سے علمائے اہل سنت نے ردّ قادیانیت میں جو شاندار کتابیں لکھیں اس کی مثال ملنا محال ہے۔ علماء اہل سنت میں سے چند اسمائے گرامی ملاحظہ ہوں جنہوں نے مرزا کی موت کے بعد بھی اُس کا پیچھا کیا اور اُس کی ذریت کے خلاف قلمی جہاد نہایت کامیابی سے جاری رکھا تاکہ سادہ لوح مسلمان قادیانیوں کے دام فریب میں نہ آئیں اور اپنے ایمان کو محفوظ رکھیں۔

حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری علیہ الرحمہ (م ۱۳۴۹ھ/۱۹۲۷ء) آپ کی خانقاہ مونگیر ردّ قادیانیت کے لیے وقف

۱۹) محمد عبدالحکیم شرف قادری، مولانا: تذکرہ اکابر اہل سنت: مطبوعہ لاہور ۱۹۷۶ء ص ۳۲۸

تھی۔خانقاہ سے ردّ قادیانیت میں سو سے زیادہ کتب ورسائل شائع ہوئے۔ردّ قادیانیت میں آپ کی تصانیف میں سے درج ذیل نام سامنے آئے ہیں۔

مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت ،مرزا کا دعویٰ نبوت و افضلیت،عبرت خیز،فیصلہ آسمانی ''حصہ اوّل،دوم،سوم''،تتمہ فیصلہ آسمانی ''حصہ اوّل''،دوسری شہادت آسمانی،تنزیہ ربانی ازتلویت قادیانی،معیار صداقت،حقیقت المسیح،تتمہ حقیقت المسیح،معیار المسیح،ہدیہ عثانیہ وصحیفہ انواریہ،حقیقت رسائل اعجازیہ مرزائیہ

حضرت مفتی غلام مرتضیٰ میانوی علیہ الرحمہ (م ۱۳۴۶ھ/۱۹۲۸ء) الظفر الرحمانی فی کسف القادیانی،ختم نبوت

حضرت خواجہ حافظ محمد ضیاء الدین سیالوی علیہ الرحمہ (م ۱۳۴۸ھ/۱۹۲۹ء) معیار المسیح

حضرت علامہ قاضی غلام گیلانی شمس آبادی علیہ الرحمہ ۱۳۴۸ھ/۱۹۳۰ء)

تیغ غلام گیلانی برگردن قادیانی،جواب حقانی دررد بنگالی قادیانی،رسالہ بیان مقبول ورد قادیانی مجہول

حضرت علامہ محمد عالم آسی امرتسری علیہ الرحمہ (م ۱۳۶۳ھ/۱۹۴۴ء)

الکاویہ علی الغاویہ (اردو) دو جلدیں،الکاویہ علی الغاویہ (عربی)

حضرت علامہ ظہور احمد بگوی علیہ الرحمہ (م ۱۳۶۴ھ/۱۹۴۵ء) برق آسمانی برخرمن قادیانی

حضرت علامہ قاضی غلام ربانی شمس آبادی علیہ الرحمہ (م ۱۳۶۵ھ/۱۹۴۶ء) مرزا کی غلطیاں،رسالہ رد قادیانی

حضرت مولانا محمد کرم الدین دبیر علیہ الرحمہ (م ۱۳۶۵ھ/۱۹۴۶ء) تازیانۂ عبرت

حضرت مولانا سید لعل شاہ دوالمیالوی علیہ الرحمہ (م ۱۳۶۶ھ/۱۹۴۷ء) حقیقت مرزائیت

حضرت مولانا سید حبیب علیہ الرحمہ مدیر اعلیٰ ''سیاست'' لاہور (م ۱۳۷۰ھ/۱۹۵۱ء) تحریک قادیان

حضرت مولانا پیر ظہور شاہ بخاری جلالپوری علیہ الرحمہ (م ۱۳۷۲ھ/۱۹۵۳ء)

قہر یزدانی برسر دجال قادیانی،ظہور صداقت دررد مرزائیت

حضرت علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی علیہ الرحمہ (م ۱۳۷۳ھ/۱۹۵۴ء)

مرزائی حقیقت کا اظہار (اس کا عربی اور انگریزی ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے)

حضرت مولانا نور الحسن سیالکوٹی علیہ الرحمہ (م ۱۹۵۵ء) عقب آسمانی برمرزائے قادیانی

حضرت علامہ مفتی محمد عبدالحفیظ حقانی علیہ الرحمہ (م ۱۳۷۷ھ/۱۹۵۸ء)

السیوف الکلامیہ لقطع الدعاوی الغلامیہ،مرزائیت پر تبصرہ

حضرت مولانا مرتضیٰ احمد خان میکش علیہ الرحمہ (م ۱۳۷۹ھ/۱۹۵۹ء)

البرز شکن گرز عرف مرزائی نامہ، پاکستان میں مرزائیت، قادیانی سیاست، کیا پاکستان میں مرزائی حکومت قائم ہوگی، محاسبہ۔

حضرت مولانا مفتی غلام جان ہزاروی علیہ الرحمہ (م ۱۳۷۹ھ/ ۱۹۵۹ء) سیف رحمانی علی راس القادیانی

حضرت علامہ پروفیسر محمد الیاس برنی علیہ الرحمہ (م ۱۳۷۹ھ/ ۱۹۵۹ء)

مقدمہ قادیانی مذہب، تتمہ قادیانی مذہب، قادیانی قول وفعل، قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ

ردّ قادیانیت میں آپ کی کتاب ''قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ'' کو شہرت عام بقائے دوام حاصل ہے۔

حضرت علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمہ (م ۱۳۸۰ھ/ ۱۹۶۱ء)

اکرام الحق کی کھلی چٹھی کا جواب، کرشن قادیانی کے بیانات ہزیانی، قادیانی مسیح کی نادانی اسکے خلیفہ کی زبانی

حضرت مولانا سردار احمد محدث اعظم علیہ الرحمہ (م ۱۳۸۲ھ/ ۱۹۶۲ء)

مرزا مرد ہے یا عورت، لفظ وفات کی تحقیق، امام مہدی کی آمد کی بشارت، حیات مسیح علیہ السلام

حضرت مولانا مفتی محمد اُمید علی خان علیہ الرحمہ (م ۱۳۸۳ھ/ ۱۹۶۴ء) القول الصحیح فی اثبات حیات المسیح

حضرت مولانا قاری محمد محبوب علی خان قادری علیہ الرحمہ (م ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۵ء) الصوارم الحمدیہ علی کفرۃ المرزائیۃ الدیوبندیۃ

حضرت مولانا حکیم عبدالغنی ناظم نقشبندی علیہ الرحمہ (م ۱۳۸۶ھ/ ۱۹۶۶ء) الحق المبین، تناقصات مرزا، اعتقادات مرزا

حضرت علامہ محمد ایوب دہلوی علیہ الرحمہ (م ۱۳۸۹ھ/ ۱۹۶۹ء)

ختم نبوت (عربی، فرانسیسی اور انگریزی زبان میں اس کتاب کے ترجمے شائع ہو چکے ہیں۔)

حضرت مولانا محمد نظام الدین حنفی قادری علیہ الرحمہ قہر یزدانی بر قلعہ قادیانی

حضرت مولانا محمد عمر اچھروی علیہ الرحمہ (م ۱۳۹۱ھ/ ۱۹۷۱ء) مقیاس نبوت ''تین حصے'' دو ضخیم جلدوں میں

حضرت علامہ حافظ مظہر الدین رمداسی چشتی علیہ الرحمہ (م ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء) ختم المرسلین

حضرت مولانا عبدالستار انصاری چشتی علیہ الرحمہ (م ۱۹۸۵ء) قادیانی دعویٰ مجدد ومہدی اور مسیح کا جائزہ

حضرت علامہ محمد اللہ دتہ نقشبندی علیہ الرحمہ (م ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء) الردّ علی الغبی فی ظہور الامام المہدی

حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ (م ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۶ء) التبشیر بردّ التحذیر، التبشیر پر اعتراضات کا علمی جائزہ

حضرت مولانا محمد بخش مسلم بی اے علیہ الرحمہ (م ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء) ختم نبوت

مولانا عنایت اللہ چشتی علیہ الرحمہ مشاہدات قادیان

حضرت علامہ محمد مہر الدین علیہ الرحمہ عقیدہ حیات مسیح اور فتنہ مرزائیت

حضرت مولانا ابو محمد پیر بخش لاہوری علیہ الرحمہ

بشارات محمدی فی ابطال رسالت غلام احمدی، مباحثہ حقانی فی ابطال رسالت قادیانی، حافظ ایمان اور فتنہ قادیان، معیار عقائد قادیانی، کرشن قادیانی، تفریق درمیان اُولیائے اُمت اور کاذب مدعیان نبوت و رسالت، اظہار صداقت، تحقیق صحیح فی قبر مسیح، قادیانی کذاب کی آمد پر ایک محققانہ نظر، مجدد وقت کون ہوسکتا ہے؟، الاستدلال الصحیح فی حیات المسیح، تردید معیار نبوت قادیانی۔

حضرت علامہ مفتی عزیز احمد بدایونی علیہ الرحمہ (م ۱۹۸۹ء) — اکرام الٰہی بجواب انعام الٰہی دو جلدوں میں

حضرت مولانا صاحبزادہ سید افتخار الحسن زیدی علیہ الرحمہ (م ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء) — مقامات نبوت

حضرت علامہ احمد دین درگاہی علیہ الرحمہ (م ۱۹۹۳ء) — سیف درگاہی بر گردن مرزائی

حضرت مولانا غلام مہر علی علیہ الرحمہ — خاتم النبیین

حضرت مولانا سید کرم حسین شاہ علیہ الرحمہ — حنفیہ پاکٹ بک

حضرت مولانا محمد ضیاء اللہ سیالکوٹی علیہ الرحمہ

مرزا قادیانی کی حقیقت، وہابیت اور مرزائیت، نجد سے قادیان براستہ دیوبند

حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی علیہ الرحمہ (م ۱۹۹۹ء) — مسئلہ ختم نبوت

حضرت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری علیہ الرحمہ (م ۱۹۹۹ء) — عقیدہ ختم نبوت، اسلام اور مرزائیت

حضرت علامہ مشتاق احمد چشتی علیہ الرحمہ

کذاب قادیان، احمدیت کے نام پر دھوکہ، خاتم النبیین، قادیانیت کی اسلام کے خلاف ہولناک سازش، قادیانیت اقبال کی نظر میں۔

حضرت مولانا غلام علی اوکاڑوی علیہ الرحمہ (م ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء) — مسیح موعود اور مسیح کذاب

مولانا سید عبد الحفیظ شاہ گجو علیہ الرحمہ (م ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء)

ٹو ان ون (عربی انگریزی میں)، امام بے لگام کے منہ میں لگام، مباہلہ کا کھلا جوابی چیلنج

حضرت مولانا ابو النور محمد بشیر کوٹلوی علیہ الرحمہ (م ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء) — ختم نبوت

حضرت علامہ پیر سید محمد امین نقوی رضوی علیہ الرحمہ (م ۲۰۰۷ء) — لا نبی بعدی

حضرت مولانا ڈاکٹر خواجہ شوکت علی دلداری علیہ الرحمہ (م ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء)

ایک حقیقت جس سے انحراف ناممکن ہے، شاتم رسول اور اسکا ہولناک انجام، حیات المسیح علیہ السلام، آستین کے سانپ۔

حضرت مولانا مفتی محمد صاحب داد خان علیہ الرحمہ (م ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء) — الصارم الربانی علی کرشن قادیانی

| | |
|---|---|
| حضرت علامہ مفتی محمد صادق چشتی علیہ الرحمہ | ضرب الصادق علی راس الکاذب |
| حضرت مولانا قاری احمد پیلی بھیتی علیہ الرحمہ | قادیانی فتنے کا ارتداد |
| حضرت مصباح الدین گولڑوی علیہ الرحمہ | خاتم النبیین |
| علامہ حاجی محمد عبد الرحمٰن قادری سروری علیہ الرحمہ | حق الکلام من آیات القرآن مع عقائد قادیان |
| حضرت مولانا ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی علیہ الرحمہ (م ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء) | القول الفصیح فی قبر المسیح، مرزا قادیانی کی کذب بیانی، آئینہ مرزا نما |
| حضرت علامہ شبیر احمد ہاشمی علیہ الرحمہ (م ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء) | قادیانی کون ہیں |
| حضرت علامہ مفتی رفاقت حسین بریلوی علیہ الرحمہ مدظلہ | قادیانی کذاب |
| حضرت مولانا محمد منظور احمد ہاشمی مدظلہ | فتویٰ جواز سوشل بائیکاٹ |
| حضرت مولانا مفتی محمد امین مدظلہ | بائیکاٹ کی شرعی حیثیت، خاتم النبیین |
| حضرت مولانا مفتی عبد الواجد قادری مدظلہ | قادیانی دھرم |
| حضرت مولانا محمد صدیق ملتانی مدظلہ | باطل اپنے آئینے میں |
| حضرت مولانا مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ | قادیانیوں کا مسلمانوں سے کیا تعلق؟ |
| حضرت مولانا محمد اسحاق نظیری مدظلہ | خاتمیت محمدیہ |
| حضرت مولانا فروغ احمد اعظمی مصباحی مدظلہ | تحریک تحفظ ختم نبوت اور قادیانیت |
| حضرت مفتی محمد زبیر تبسم مدظلہ | عظمت تاجدار ختم نبوت |
| حضرت راجا رشید محمود مدظلہ | ختم نبوت اور سارق ختم نبوت |
| حضرت ڈاکٹر عبد الشکور ساجد انصاری مدظلہ | انوار ختم نبوت |
| حضرت مولانا محمد اختر رضا القادری مدظلہ | قصر سے تابوت، ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کی غیر معمولی اہمیت |
| حضرت مولانا قاری حافظ محمد طیب مدظلہ | ختم نبوت اور مرزائیت |

## صحافتی میدان میں:

علمائے اہل سنت نے مرزا قادیانی دجّال کے تعاقب میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اس کے ردّ میں نہ صرف کتابیں لکھیں بلکہ تقریریں کیں، اس پر مقدمات کیے، مناظرے کے چیلنج دیئے اور اسے ہر میدان میں خوب رسوا کیا۔ اس پر اہل سنت کے جرائد ورسائل شاہد عدل ہیں۔

مجاہد اسلام مولانا فقیر محمد جہلمی علیہ الرحمہ (م ۱۳۳۵ھ/ ۱۹۱۶ء) نے ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۰۳ھ میں جہلم سے ایک ہفتہ وار ''سراج الاخبار'' جاری کیا اس اخبار نے فتنۂ مرزائیت کے خلاف بڑا اہم کام کیا، مرزائیوں نے اسے بند کرانے کے لیے کئی حربے استعمال کیے، آپ پر مقدمات کیے لیکن آپ کے پائے استقلال میں ذرا لغزش نہ آئی۔

علامہ ابو الفیض محمد حسن فیضی علیہ الرحمہ (م ۱۳۱۹ھ/ ۱۹۰۱ء) نے مرزا دجال کو چیلنج کیا جو کہ ''سراج الاخبار'' میں ۹ جولائی ۱۸۹۹ء کو شائع ہوا۔ اسی طرح مرزا قادیانی کو عربی میں تفسیر نویسی کا بھی چیلنج دیا اسی اخبار میں ۱۳ اگست ۱۹۰۰ء کی اشاعت میں شائع ہوا۔

مولانا اصغر علی روحی علیہ الرحمہ (م ۱۳۷۳ھ/ ۱۹۵۴ء) نے جب مرزا کا نام نہاد ''قصیدہ اعجازیہ'' عربی میں ملاحظہ کیا تو آپ نے اس کے جواب میں عربی میں ہی ایک قصیدہ لکھ کر ''پیسہ اخبار'' لاہور میں شائع کرا دیا۔ اس میں آپ نے مرزا کی غلط عربی عبارات پر عالمانہ گرفت فرمائی۔ مرزا نے خود بھی ان غلطیوں کا اعتراف کیا۔ (۲۰)

اسی طرح اہل سنت کے دیگر رسائل و جرائد بھی مرزا کی ہرزہ سرائی کا جواب دیتے رہے، ان میں فقیہ اعظم مولانا محمد شریف کوٹلوی علیہ الرحمہ کا ہفت روزہ ''الفقیہ'' امرتسر، شاہ محمد فضل حسن صابری علیہ الرحمہ کا ہفت روزہ ''دبدبہ سکندری'' رامپور اور علامہ محمد نور بخش توکلی علیہ الرحمہ کا ماہوار ''انجمن نعمانیہ'' ہند لاہور شامل ہیں۔ (۲۱)

## مباہلے اور مناظرے:

۲ شعبان المعظم ۱۳۱۴ھ/ ۱۸۹۷ء کو مسجد ملا مجید واقع چلہ بیبیاں موچی دروازہ لاہور، مولانا غلام دستگیر قصوری علیہ الرحمہ سے مرزا قادیانی نے مباہلہ طے کیا، مولانا قصوری موقع پر آئے مگر مرزا راہ فرار اختیار کر گیا۔

۱۹ اگست ۱۹۰۳ء کو رائے چندو لال مجسٹریٹ درجہ اول گورداسپور کی کچہری میں اہل سنت کی طرف سے قائم کردہ مقدمہ میں قادیانی دجال کو اعتراف کرنا پڑا کہ ''سیف چشتیائی'' میں سرقہ مضامین کا جو الزام میں نے اپنی کتاب ''نزول المسیح'' میں حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی پر لگایا ہے وہ غلط ہے، میں وہ الزام واپس لیتا ہوں، اس وقت مرزا کی شرمندگی دیدنی تھی۔

۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء کو جب مرزائیوں نے جہلم میں کتاب ''مواہب الرحمٰن'' تقسیم کی تو مولانا محمد کرم الدین دبیر علیہ الرحمہ نے مرزا قادیانی اور حکیم فضل الدین بھیروی پر جہلم میں مقدمہ دائر کر دیا، دو سال تک مقدمہ چلتا رہا، جج نے مرزا

---

۲۰) دیکھیے: محمد سعید احمد، مولانا: قادیانی فتنہ اور علمائے حق مطبوعہ ورجینیا

۲۱) دیکھیے: عبدالسلام رضوی، مولانا: عہد رضا میں وابستگان رضا کی صحافتی خدمات مشمولہ سالنامہ یادگار رضا ممبئی ۲۰۰۹ء

نوٹ: صحافتی میدان میں اہل سنت نے قادیانیت کے رد میں جو گراں قدر خدمت سرانجام دی ہے ان کی تفصیل کے لیے ''الحقیقہ تحفظ ختم نبوت نمبر کی دوسری جلد کا اداریہ ملاحظہ فرمائیے۔ (صابر)

(۲۲) دیکھیے: محمد سعید، مولانا: قادیانی فتنہ اور علمائے حق مطبوعہ ورجینیا

قادیانی پر پانچ سو روپے اور حکیم فضل الدین بھیروی پر دو سو روپے جرمانہ کا حکم دیا۔ عدم ادائیگی کی صورت میں پانچ پانچ ماہ قید بھی سنائی۔ مولانا کرم الدین دبیر علیہ الرحمہ کے بیباکانہ بیانات اور جج کے فیصلہ نے مرزا قادیانی اور اس کی ذریت کے کس بل نکال دیئے۔ (۲۲)

کذاب قادیانی نے ۲۲ جولائی ۱۹۰۰ء کو ایک اشتہار شائع کیا اور اس میں چھیاسی علماء کو دعوت مناظرہ دی، ان میں تاجدار گولڑہ حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمہ (م ۱۳۵۶ھ/ ۱۹۳۷ء) کا نام بھی تھا۔ مناظرہ کا موضوع عربی میں قرآنی آیات کی تفسیر لکھنا قرار پایا۔ حضرت تاجدار گولڑہ علیہ الرحمہ نے ۲۵ جولائی ۱۹۰۰ء کو ایک مکتوب میں مرزا دجال کی دعوت مناظرہ قبول کر لی۔ ۲۵ اگست ۱۹۰۰ء لاہور کے مقام پر مناظرہ ہونا قرار پایا۔ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمہ کے علاوہ علماء اہل سنت اور دیگر مکاتب فکر کے علماء بھی جمع ہو گئے، بادشاہی مسجد لاہور میں بالاتفاق علماء حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمہ مناظر اسلام مقرر ہوئے، بار بار اعلان اور تقاضا کے مرزا قادیانی سامنے نہ آیا اور حسب معمول یہاں بھی اس نے راہ فرار اختیار کی۔ مرزائیوں کو شکست فاش ہوئی اور اہل اسلام فتح سے ہمکنار ہوئے۔ اس موقع پر اٹھاون علماء اور اٹھائیس اکابر ملت کی طرف سے مناظرہ میں مرزا کا فرار اور اہل سنت کی فتح کا اشتہار شائع ہوا۔ (۲۳)

۲۲ مئی ۱۹۰۸ء کو امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری علیہ الرحمہ نے بادشاہی مسجد لاہور میں جمعۃ المبارک کے خطبہ میں مرزا دجال کو مباہلہ کا چیلنج دیا، مرزا لاہور ہی میں موجود تھا لیکن آپ کا سامنا نہ کر سکا۔ ۲۵، ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کی درمیانی شب حضرت امیر ملت علیہ الرحمہ نے پیش گوئی فرمائی کہ چند ہی دنوں میں مرزا عبرتناک موت سے دوچار ہوگا چنانچہ آپ کی پیش گوئی کے عین مطابق مرزا ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء قبل دوپہر بیت الخلاء میں عبرتناک موت کا مزا چکھ کر جہنم کا مکین بنا۔ (۲۴)

15

مولانا نواب الدین ستکوہی رمداسی علیہ الرحمہ نے قادیانیوں سے تنسیخ نکاح کا سب سے پہلا مقدمہ جیتا، مقدمہ گورداس پور کے دوران مسلمانوں کی جانب سے تنہا آپ ہی تھے اور مرزائیوں کے خلاف عدالت میں فتویٰ بھی آپ ہی نے دیا تھا، بالآخر اللہ تعالیٰ نے حق کو فتح دی اور فیصلہ آپ ہی حق میں ہوا اور یوں سب سے پہلے عدالت سے مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دلوانے کا سہرا بھی اہل سنت کے شیخ طریقت حضرت مولانا نواب الدین ستکوہی علیہ الرحمہ کے سر سجا۔ یہ فیصلہ ۱۹۲۵ء میں ہوا اور طرفہ تماشہ تو یہ تھا کہ فیصلہ کرنے والا جج ایک انگریز تھا۔ (۲۵)

---

۲۳) فیض احمد فیض، مفتی: مہر منیر مطبوعہ لاہور

۲۴) دیکھئے: محمد صادق قصوری: جہان امیر ملت مطبوعہ لاہور

۲۵) دیکھئے: مظہر الدین، حافظ رد مرزائیت میں نواب الدین ستکوہی کی خدمات مشمولہ ماہنامہ ضیائے حرم لاہور تحریک ختم نبوت نمبر

مشہور زمانہ مقدمہ بہاولپور میں بھی شہریوں نے جب سنا کہ حضرت مولانا نواب الدین ستکوہی رمداسی علیہ الرحمہ گواہی دیں گے اور جرح کریں گے تو دکانیں اور تعلیمی ادارے بند ہو گئے تھے۔ بہاولپور میں اس وقت کے جج اکبر صاحب نے مقدمہ گورداسپور کے فیصلہ کو مثال دیتے ہوئے مرزائیوں کے خلاف فیصلہ صادر کیا تھا۔ مقدمہ بہاولپور میں شیخ الجامعہ علامہ مولانا غلام محمد گھوٹوی گولڑوی علیہ الرحمہ کا کردار بھی نا قابل فراموش ہے۔(۲۶)

## سیاست کے میدان میں پہلی آواز:

علامہ عبدالحامد قادری بدایونی علیہ الرحمہ (م ۱۳۹۰ھ/ ۱۹۷۰ء) وہ پہلے سُنّی عالم دین تھے جنہوں نے قیام پاکستان سے قبل آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے سالانہ اجلاس ۳۰ جولائی ۱۹۴۴ء منعقدہ لاہور میں مرزائیوں کو مسلم لیگ سے خارج کرانے کی ایک قرارداد پیش کرنے کا نوٹس دیا۔ اس اہم قرارداد کے الفاظ کچھ اس طرح تھے:

''چونکہ دنیائے اسلام اور ہر طبقہ وخیال کے مقتدر علماء نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے پیروکار دائرہ اسلام سے خارج ہیں لہذا انھیں مسلم لیگ کے دائرے میں شرکت کی ہرگز اجازت نہیں ہونی چاہیے۔ اب قادیانیوں کی مسلم لیگ میں شمولیت یا عدم شمولیت کے متعلق بعض حلقوں میں بڑا چرچا ہے اس لیے آل انڈیا مسلم لیگ کا یہ اجلاس قرار دیتا ہے کہ علمائے اسلام کے متفقہ فیصلہ کے مطابق کوئی قادیانی مسلم لیگ میں شریک نہیں ہو سکتا''۔(۲۷)

جب قادیانی ذُرّیت کو اخبارات کے ذریعے اس قرارداد کا علم ہوا تو احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے جنرل سیکرٹری ڈاکٹر شیخ محمد عبدالرشید نے مولانا عبدالحامد بدایونی علیہ الرحمہ کے خلاف ایک سولہ ورقی پمفلٹ ''ممبران آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کی خدمت میں ضروری گذارش'' کے عنوان سے شائع کیا اور اس میں اصل قرارداد کا متن بھی شامل کیا۔ ۲۰ جولائی ۱۹۴۴ء کے روزنامہ ''زمیندار'' نے بھی اس قرارداد کو بڑی اہمیت دی اور اسے ''قادیانیوں کے اخراج سے متعلق قرارداد'' کے جلی عنوان سے شائع کیا۔(۲۸)

## تحریک ختم نبوت 1953ء:

قیام پاکستان کے بعد جب مرزائیوں کی کارستانیاں عروج پر پہنچیں، مملکت خداداد پاکستان کے خلاف سازشوں کا جال بچھایا، صوبہ بلوچستان کو ''قادیانی سٹیٹ'' بنانے کے خواب دیکھنے لگے۔(۲۹)

---

۲۶) دیکھیے: اکبر علی، جج: مقدمہ بہاولپور مطبوعہ لاہور

۲۷) محمد عبدالحامد بدایونی، مولانا: فلسفہ عبادات اسلامی مطبوعہ لاہور ۲۰۱۰ء (ناشر کے قلم سے) ص، ل، م

۲۸) ایضاً (۲۹) دیکھیے: رائے محمد کمال: سازشوں کا دیباچہ مطبوعہ لاہور

۳۰) محمد صدیق ہزاروی، مولانا: تعارف علمائے اہل سنت مطبوعہ لاہور ۱۹۷۹ ص ۲۸۸

ان نازک ترین حالات کے پیش نظر فتنہ مرزائیت کے انسداد کے لیے ملک گیر تحریک کا آغاز ہوا۔ اگر چہ اس تحریک میں تمام مکاتب فکر نے حصہ لیا لیکن قیادت اور مؤثر قوت اہل سنت ہی کی تھی۔ حضرت علامہ مفتی محمد حسین نعیمی علیہ الرحمہ نے علامہ سید محمود احمد رضوی علیہ الرحمہ کے ساتھ مل کر حزب الاحناف میں ایک مرکز قائم کیا جہاں پولیس اور فوج کے جوانوں کو تحریک ختم نبوت کی اہمیت پر ذاتی مشین میں پمفلٹ چھپوا کر تقسیم کرتے تھے۔ (۳۰) صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ آلومہاروی علیہ الرحمہ کی گرفتاری سب سے پہلے عمل میں آئی۔ (۳۱)

دسمبر ۱۹۵۲ء میں تمام مکاتب فکر کے علماء نے اہل سنت کے نامور عالم دین مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمہ کو اپنا متفقہ قائد تسلیم کیا۔

اس تحریک کے تین اہم بنیادی مطالبات یہ تھے:

۱۔ ظفر اللہ قادیانی کو وزارت خارجہ سے ہٹایا جائے۔ ۲۔ مسلمان کی تعریف آئین میں شامل کی جائے۔

۳۔ حضور خاتم النبیین ﷺ کی تعلیمات کو آخری حجت تسلیم کیا جائے۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کو کچلنے کے لیے حکومت نے کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ اس تحریک میں تقریباً دس ہزار مسلمان شہید ہوئے، ایک لاکھ گرفتار ہوئے اور دس لاکھ مسلمان متاثر ہوئے۔

17

علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمہ اور دیگر قائدین کی کراچی میں گرفتاری کے بعد مجاہد ملت مولانا محمد عبد الستار خان نیازی علیہ الرحمہ (م ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۱ء) نے تحریک کو چلایا۔ ۶ مارچ ۱۹۵۳ء کو مارشل لاء لگا دیا گیا۔ مولانا نیازی علیہ الرحمہ اور دیگر علماء کو گرفتار کر لیا گیا، مقدمات فوجی بنچوں میں چلائے گئے۔ اہل سنت کے مولانا عبد الستار خان نیازی اور مولانا سید خلیل احمد قادری رحمۃ اللہ علیہم اور جماعت اسلامی کے مولانا مودودی کو سزائے موت سنائی گئی، پھر یہ سزا عمر قید میں تبدیل ہوگئی مگر مجاہدین اہل سنت کے عزم صادق کی بدولت یہ سزا بعد میں معاف ہوگئی (۳۲)۔ اس تحریک میں اہل سنت کے جن علماء و مشائخ نے حصہ لیا انکی فہرست کافی طویل ہے۔ یہاں صرف چند اسمائے گرامی درج کیے جاتے ہیں۔

۱۔ مولانا نور الحسن سیالکوٹی علیہ الرحمہ (م ۱۹۵۵ء)

۲۔ پیر معصوم بادشاہ چوراہی علیہ الرحمہ (م ۱۹۵۷ء)

۳۔ پیر غلام مجدد سرہندی علیہ الرحمہ (۶ ۱۳۷۶ھ/ ۱۹۵۷ء)

۴۔ مولانا سید فتح علی شاہ قادری علیہ الرحمہ (م ۱۳۷۷ھ/ ۱۹۵۸ء)

---

۳۱) محمد سعید احمد مجددی، مولانا ابوالبیان: تذکرہ مشائخ آلومہار شریف مطبوعہ لاہور ۲۰۰۹ء ص ۵۹۸

۳۲) دیکھئے: محمد صادق قصوری: مولانا عبد الستار خان نیازی، مجاہد ختم نبوت۔ غازی ختم نبوت مطبوعہ لاہور ۲۰۰۸ء

۵۔مولانا غلام محمد ترنم امرتسری علیہ الرحمہ (م ۱۳۷۹ھ/۱۹۵۹ء)

۶۔مولانا مرتضی احمد خان میکش علیہ الرحمہ (م ۱۳۷۹ھ/۱۹۵۹ء)

۷۔مولانا قاری احمد حسین فیروز پوری علیہ الرحمہ (۱۳۷۹ھ/۱۹۶۰ء)

۸۔مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمہ (م ۱۳۸۰ھ/۱۹۶۱ء)

۹۔مولانا مفتی محمد امین بدایونی علیہ الرحمہ (۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء)

۱۰۔حضرت مولانا سردار احمد چشتی قادری محدث اعظم علیہ الرحمہ (م ۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء)

۱۱۔مولانا فقیر اللہ نیازی علیہ الرحمہ (۱۳۸۲ھ/۱۹۶۲ء)

۱۲۔مولانا محمد سعید سلیمانی علیہ الرحمہ (م ۱۳۸۴ھ/۱۹۶۴ء)

۱۳۔حضرت مولانا مفتی محمد صاحب داد خان علیہ الرحمہ (م ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء)

۱۴۔پیر سید محمد فضل شاہ جلالپوری علیہ الرحمہ (م ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء)

۱۵۔علامہ مفتی محمد عمر نعیمی علیہ الرحمہ (م ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء)

۱۶۔مولانا محمد ابراہیم چشتی علیہ الرحمہ (م ۱۳۸۸ھ/۱۹۶۸ء)

۱۷۔مولانا سید عبدالسلام قادری باندوی علیہ الرحمہ (م ۱۳۸۷ھ/۱۹۶۸ء)

۱۸۔مولانا محمد عبدالحامد بدایونی علیہ الرحمہ (م ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء)

۱۹۔مولانا محمد عبدالغفور ہزاروی علیہ الرحمہ (م ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء)

۲۰۔مولانا غلام دین اشرفی علیہ الرحمہ (م ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء)

۲۱۔مولانا مفتی محمد مظفر احمد علیہ الرحمہ (م ۱۳۹۱ھ/۱۹۷۱ء)

۲۲۔مولانا محمد شریف نوری قصوری علیہ الرحمہ (م ۱۹۷۲ء)

۲۳۔مولانا فرید الدین علیہ الرحمہ موضع بھوئی حسن ابدال (م ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۲ء)

۲۴۔مولانا مفتی اعجاز ولی خان رضوی علیہ الرحمہ (م ۱۳۹۳ء/۱۹۷۳ء)

۲۵۔علامہ مفتی سید مسعود علی قادری علیہ الرحمہ (م ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳ء)

۲۶۔سید امیر الدین قدوائی علیہ الرحمہ (م ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳ء)

۲۷۔علامہ پیر سید بشیر احمد سوہدروی علیہ الرحمہ (م ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳ء)

۲۸۔مولانا محمد علم الدین فرید کوٹی علیہ الرحمہ (۱۳۹۳ھ/۱۹۷۴ھ)

۲۹۔ دیوان سید آل رسول علی خان اجمیری علیہ الرحمہ (م ۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء)

۳۰۔ مولانا حافظ محمد بشیر احمد چشتی علیہ الرحمہ (۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء)

۳۱۔ مولانا محمد ذاکر جھنگوی علیہ الرحمہ (م ۱۳۷۶ھ/۱۹۷۶ء)

۳۲۔ مولانا محمد علی چشتی علیہ الرحمہ (۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء)

۳۳۔ مولانا حکیم محمد انور بابری علیہ الرحمہ (م ۱۹۷۷ء)

۳۴۔ مولانا سید زاہد علی قادری علیہ الرحمہ (م ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء)

۳۵۔ مولانا ابوالبرکات سید احمد قادری علیہ الرحمہ (۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء)

۳۶۔ مولانا غلام قادر اشرفی علیہ الرحمہ (م ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء)

۳۷۔ مولانا شاہ محمد عارف اللہ قادری علیہ الرحمہ (م ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء)

۳۸۔ مولانا محمد مطیع الرضا خان قادری علیہ الرحمہ (م ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء)

۳۹۔ مولانا خواجہ محمد قمر الدین سیالوی علیہ الرحمہ (۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء)

۴۰۔ مولانا مفتی محمد نور اللہ نعیمی علیہ الرحمہ (م ۱۴۰۳ھ/۱۹۸۳ء)

۴۱۔ مولانا صاحبزادہ فیض الحسن علیہ الرحمہ (م ۱۴۰۴ھ/)

۴۲۔ علامہ محمد شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمہ (م ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء)

۴۳۔ مولانا سید محمد جلال الدین مشہدی علیہ الرحمہ (م ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۵ء)

۴۴۔ پیر سید فیض الحسن تنویر علیہ الرحمہ (م ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء)

۴۵۔ مولانا حافظ محمد مسعود احمد چشتی دہلوی علیہ الرحمہ (م ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء)

۴۶۔ مولانا سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ (م ۱۹۸۶ء)

۴۷۔ مولانا ارشد پناہوی قادری علیہ الرحمہ (م ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۶ء)

۴۸۔ مولانا سید محمود شاہ گجراتی علیہ الرحمہ (م ۱۹۸۷ء)

۴۹۔ مفتی سید غلام معین الدین نعیمی علیہ الرحمہ (م ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء)

۵۰۔ مولانا مفتی تقدس علی خان بریلوی علیہ الرحمہ (م ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء)

۵۱۔ علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری علیہ الرحمہ (م ۱۴۱۰ھ/۱۹۸۹ء)

۵۲۔ مولانا صاحبزادہ سید افتخار الحسن علیہ الرحمہ (م ۱۴۱۲ھ/۱۹۹۲ء)

۵۳۔علامہ مفتی وقار الدین قادری علیہ الرحمہ (م ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۲ء)

۵۴۔حضرت علامہ احمد دین درگاہی علیہ الرحمہ (م ۱۹۹۳ء)

۵۵۔مولانا مفتی ہدایت الحق حضروی علیہ الرحمہ اٹک (م ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء)

۵۶۔علامہ محمد یعقوب خان سیالکوٹی علیہ الرحمہ (م ۱۹۹۷ء)

۵۷۔مولانا غلام رسول سمندری علیہ الرحمہ (م ۱۹۹۷ء)

۵۸۔مولانا پیر محمد سلیم نقشبندی علیہ الرحمہ (۱۹۹۷ء)

۵۹۔مولانا خلیل احمد قادری علیہ الرحمہ (م ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء)

۶۰۔مولانا حافظ بشیر احمد دہلوی علیہ الرحمہ (م ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء)

۶۱۔علامہ پیر سید محمد زبیر شاہ علیہ الرحمہ (م ۱۹۹۸ء)

۶۲۔علامہ مفتی محمد حسین نعیمی علیہ الرحمہ (۱۹۹۸ء)

۶۳۔مولانا عطاء محمد بندیالوی علیہ الرحمہ (م ۱۹۹۹ء)

۶۴۔علامہ مفتی محمد عبداللہ قصوری علیہ الرحمہ (۱۴۱۹ھ/۱۹۹۹ء)

۶۵۔علامہ سید محمود احمد رضوی علیہ الرحمہ (۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء)

۶۶۔علامہ سید عبدالرحمٰن شاہ سلطانپوری علیہ الرحمہ (م ۱۹۹۹ء)

۶۷۔علامہ پیر سید غلام محی الدین سلطانپوری علیہ الرحمہ (م ۲۰۰۰ء)

۶۸۔مولانا غلام علی اوکاڑوی علیہ الرحمہ (م ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء)

۶۹۔مولانا محمد عبدالستار خان نیازی علیہ الرحمہ (م ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء)

۷۰۔صوفی ایاز خان نیازی علیہ الرحمہ (م ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء)

۷۱۔مولانا مفتی ظفر علی نعمانی علیہ الرحمہ (۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء)

۷۲۔مولانا شاہ احمد نورانی علیہ الرحمہ (م ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء)

۷۳۔مولانا محمد عارف نوری علیہ الرحمہ (۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء)

۷۴۔مولانا ابوالنور محمد بشیر کوٹلوی علیہ الرحمہ (م ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء)

۷۵۔مولانا محمد بخش مسلم بی اے علیہ الرحمہ

۷۶۔مولانا مفتی نواب الدین علیہ الرحمہ فیض آباد

۷۷۔مولانا حافظ احسان الحق قادری رضوی علیہ الرحمہ

۷۸۔پیر سید غلام محی الدین گولڑوی علیہ الرحمہ

۷۹۔ مولانا عبدالحق غور غشتوی علیہ الرحمہ
۸۰۔ مولانا لطیف احمد چشتی علیہ الرحمہ
۸۱۔ علامہ حافظ محمد عالم سیالکوٹی علیہ الرحمہ
۸۲۔ مولانا عنایت اللہ چشتی علیہ الرحمہ
۸۳۔ پیر شوکت حسین علیہ الرحمہ
۸۴۔ پیر سید علی حسین شاہ علی پوری علیہ الرحمہ
۸۵۔ پیر سید نذیر حسین شاہ گیلانی علیہ الرحمہ
۸۶۔ علامہ مفتی حافظ عبدالغفور چشتی علیہ الرحمہ (راولپنڈی)
۸۷۔ پیر عبدالمجید المعروف پیر دیول شریف علیہ الرحمہ
۸۸۔ مولانا مفتی عبدالمالک لقمانوی علیہ الرحمہ
۸۹۔ مولانا ابوطاہر محمد رمضان علیہ الرحمہ
۹۰۔ مولانا محمد شریف نقشبندی علیہ الرحمہ
۹۱۔ مولانا ابوالنور محمد صدیق علیہ الرحمہ
۹۲۔ مولانا سید علی محتشم نقوی علیہ الرحمہ (ملتان)
۹۳۔ مولانا غلام ربانی چشتی صابری علیہ الرحمہ
۹۴۔ مولانا محمد اعظم نوشاہی علیہ الرحمہ
۹۵۔ علامہ مفتی محمد صادق چشتی علیہ الرحمہ
۹۶۔ مولانا حکیم محمد رمضان علی قادری علیہ الرحمہ
۹۷۔ مولانا خدا بخش اظہر علیہ الرحمہ
۹۸۔ مولانا محمد عبداللہ مردانوی علیہ الرحمہ
۹۹۔ مولانا عبدالمنان چشتی ہزاروی علیہ الرحمہ
۱۰۰۔ مولانا غلام جیلانی مانسہروی علیہ الرحمہ
۱۰۱۔ مولانا ابوالضیاء محمد باقر ضیاء النوری علیہ الرحمہ
۱۰۲۔ علامہ سید محبوب شاہ کاظمی علیہ الرحمہ (حسن ابدال)
۱۰۳۔ مولانا مفتی نواب دین فیصل آبادی علیہ الرحمہ
۱۰۴۔ مولانا مفتی محب النبی چشتی علیہ الرحمہ موضع بھوئی (حسن ابدال)
۱۰۵۔ مولانا حسن جان علیہ الرحمہ
۱۰۶۔ مولانا ابوداؤد محمد صادق مدظلہ
۱۰۷۔ علامہ شاہ منظور ہمدانی مدظلہ
۱۰۸۔ علامہ سید حسین الدین شاہ سلطانپوری مدظلہ
۱۰۹۔ علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی مدظلہ
۱۱۰۔ علامہ مفتی محمد سلیمان رضوی مدظلہ (راولپنڈی)
۱۱۱۔ علامہ مفتی جمیل احمد نعیمی مدظلہ کراچی
۱۱۲۔ مولانا محمد اسلم نقشبندی مدظلہ
۱۱۳۔ علامہ سید جعفر شاہ شیرازی مدظلہ
۱۱۴۔ علامہ ابوالنصر منظور احمد شاہ ہاشمی مدظلہ
۱۱۵۔ مولانا ڈاکٹر حسن الدین ہاشمی مدظلہ (موضع بھوئی، حال مقیم امریکہ)
۱۱۶) مولانا حافظ نور محمد چشتی علیہ الرحمہ (بستی بچیانہ، جڑانوالہ)
۱۱۷) خواجہ نظام الدین تونسوی سلیمانی محمودی (م ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۵ء)

---

۳۳) دیکھئے: مشتاق احمد چشتی، علامہ: احمدیت کے نام پر دھوکہ (اسلام سے مکمل بغاوت) مطبوعہ ناروے ص ۱۱۸ تا ۱۲۲

## تحریک ختم نبوت 1974ء:

۶ تا ۱۰ اپریل ۱۹۷۴ء کو مکۃ المکرّمہ میں رابطہ عالم اسلامی کے زیر اہتمام دنیا بھر کی ایک سو چوالیس مقتدر اسلامی تنظیموں کی ایک مشترکہ کانفرنس منعقد ہوئی، اس میں دوسری قراردادوں کے علاوہ متفقہ طور پر یہ اہم قرارداد بھی منظر عام پر آئی کہ قادیانیت اسلام اور عالم اسلام کے خلاف ایک تخریبی تحریک ہے جو ایک اسلامی فرقہ ہونے کا دعوئ کرتی ہے۔ (۳۳)

۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر قادیانی غنڈوں نے اپنے شدید تشدد کا نشانہ بنایا تو اس سانحہ پر مسلمان سراپا احتجاج بن گئے، مرکزی مجلس عمل قائم کی گئی جس کے صدر مولانا یوسف بنوری دیوبندی اور جنرل سیکرٹری علامہ سید محمود احمد رضوی علیہ الرحمہ منتخب ہوئے۔ اس تحریک کو منظم کرنے میں بھی علماء و مشائخ اہل سنت نے نمایاں کردار ادا کیا۔ (۳۴)

۱۳ جولائی ۱۹۷۴ء کو راولپنڈی میں ایک عظیم الشان کانفرنس بلائی گئی اس کے داعی شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی علیہ الرحمہ اور منتظم شیخ الحدیث علامہ سید حسین الدین شاہ سلطانپوری مدظلہ تھے۔ کانفرنس میں پچاس سے زائد علماء و مشائخ کرام نے شرکت کی عوام کا جم غفیر تھا اس میں متفقہ طور پر جو قرارداد منظور کی گئی اس کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے:

''مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی یا مجدد ماننے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں اس لیے مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے''۔ (۳۵)

علماء و مشائخ اہل سنت کی ہدایت کے مطابق سُنّی مدارس کے اساتذہ اور طلباء نے ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ وہ علماء و مشائخ جنہوں نے ۱۹۵۳ء کی تحریک میں اہم کردار ادا کیا تھا، ان میں جو بقید حیات تھے اس تحریک میں بھی انھوں نے قائدانہ کردار ادا کیا۔ لہٰذا یہاں ان سب کے نام دوبارہ پیش نہیں کیے جا رہے البتہ مزید چند اہم نام درج کیے جاتے ہیں۔

۱۔ صاحبزادہ سید علی احمد شاہ صابر قصوری علیہ الرحمہ (م ۱۴۲۰ھ/۱۹۹۹ء)

۲۔ مولانا مفتی محمد عبدالشکور ہزاروی علیہ الرحمہ (م ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء)

۳۔ علامہ مفتی غلام سرور قادری علیہ الرحمہ (م ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء)

۴۔ مولانا صادق حسین جہلمی علیہ الرحمہ ۵۔ مولانا سید محمد علی رضوی علیہ الرحمہ

---

۳۴) دیکھیے: محمد احمد ترازی: تحریک تحفظ ختم نبوت، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تا علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمہ ص ۹۳

۳۵) ا۔ ضیاء العلوم: خدمت دین کے پچیس سال: مطبوعہ راولپنڈی ب۔ ضیاء العلوم: خدمت دین کے پچاس سال مطبوعہ ۲۰۱۲ء

۶۔ پیر سید محمد امیر شاہ گیلانی علیہ الرحمہ

۷۔ مولانا خدا بخش (اٹک) علیہ الرحمہ

۸) حافظ محمد تقی شہید علیہ الرحمہ

۹۔ مولانا مفتی تقدس علی خان بریلوی علیہ الرحمہ

۱۰۔ علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمہ

۱۱۔ مولانا مفتی محمد عبداللہ نعیمی علیہ الرحمہ

۱۲۔ مولانا محمد عبداللہ مردانوی علیہ الرحمہ

۱۳۔ مولانا عبدالمنان چشتی ہزاروی علیہ الرحمہ

۱۴۔ مولانا ابو نعیم محمد صالح نعیمی علیہ الرحمہ

۱۵۔ مولانا محمد فرید رضوی علیہ الرحمہ

۱۶۔ علامہ سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی علیہ الرحمہ

۱۷۔ مولانا قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی علیہ الرحمہ

۱۸۔ مفتی مختار احمد نعیمی علیہ الرحمہ

۱۹۔ مولانا سید جمال الدین شاہ کاظمی علیہ الرحمہ

۲۰۔ علامہ پیر سید محفوظ الحق شاہ مشہدی علیہ الرحمہ

۲۱۔ مولانا محمد منظور احمد فیضی علیہ الرحمہ

۲۲۔ مولانا محمد صدیق ہزاروی مدظلہ

۲۳۔ علامہ حکیم پیر عبدالخالق مجددی مدظلہ

۲۴۔ علامہ مفتی محمد افضل نقشبندی مدظلہ

۲۵۔ علامہ مفتی محمد اکبر زیرک مدظلہ

۲۶۔ علامہ ظفر محمود فراشوی مدظلہ (برطانیہ)

۲۷۔ علامہ قاضی عبدالعزیز چشتی مدظلہ

۲۸۔ علامہ طارق محمود مجاہد جہلمی مدظلہ

۲۹۔ مفتی محمد اطہر نعیمی مدظلہ

۳۰۔ ملک محمد اکبر ساقی مدظلہ

۳۱۔ ظہور الحسن بھوپالی مدظلہ

۳۲۔ علامہ پروفیسر شاہ فرید الحق مدظلہ

۳۳۔ علامہ محمد اقبال اظہری مدظلہ

۳۴۔ پروفیسر راؤ ارتضیٰ حسین اشرفی مدظلہ

۳۵۔ سردار محمد خان لغاری مدظلہ

۳۶۔ علامہ سید محمد ذاکر حسین شاہ سیالوی مدظلہ

۳۷۔ حافظ خواجہ ظہور احمد شاہ چوراہی مدظلہ

۳۸۔ پیر محمد ایوب شاہ چوراہی مدظلہ

۳۹۔ پیر محمد شاہ قطبال شریف مدظلہ

۴۰۔ پیر محمد یعقوب شاہ بگھار شریف مدظلہ

۴۱۔ پیر محمد محمود الرحمٰن چھوہروی مدظلہ

۴۲۔ پیر غلام نظام الدین خواجہ آباد شریف مدظلہ

۴۳۔ صاحبزادہ محمد طیب شاہ سری کوٹ مدظلہ

۴۴۔ علامہ پیر محمد چشتی مدظلہ

۴۵۔ صاحبزادہ عبدالمالک میانوالی مدظلہ

۴۶۔ پیر محمد گل رحمٰن مدظلہ (بٹگرام)

۴۷۔ صاحبزادہ ساجد الرحمٰن مدظلہ (بگھار شریف)

۴۸۔ علامہ مفتی شائستہ گل مردانی مدظلہ

۴۹۔ مولانا سید علاؤ الدین شاہ مدظلہ

۵۰۔ مولانا قاضی محمد مظفر اقبال رضوی مدظلہ

۵۱۔ مفتی محمد نعمان غور غشتوی مدظلہ

۵۲۔ پیر سید عظمت علی شاہ ہمدانی مدظلہ

۵۳۔ علامہ مفتی محمد امین فیصل آبادی مدظلہ

۵۴۔مولانا محمد شریف رضوی مدظلہ

۵۵۔مولانا محمد شریف ہزاروی مدظلہ

۵۶۔مولانا الٰہی بخش لاہوری مدظلہ

۵۷۔مولانا حامد علی خان نقشبندی مدظلہ

۵۸۔مولانا ابوالمختار حبیب احمد مدظلہ

۵۹۔مولانا محمد شمس الزمان قادری مدظلہ

۶۰۔مولانا مفتی محمد عبدالرحیم سکندری مدظلہ

۶۱۔علامہ مشتاق احمد چشتی مدظلہ (ملتان)

۶۲۔مولانا قاری محمد یوسف چشتی مدظلہ (لاہور)

۶۳۔علامہ سید شاہ تراب الحق قادری مدظلہ

۶۴۔مولانا عبدالسلام باچا مدظلہ (حضرو، اٹک)

۶۵۔علامہ پیر محمد افضل قادری مدظلہ

۶۶۔صاحبزادہ پیر محمد امین الحسنات شاہ مدظلہ

۶۷۔حاجی محمد حنیف طیب مدظلہ

۶۸۔علامہ عبدالتواب صدیقی مدظلہ

۶۹۔علامہ حافظ عبدالستار سعیدی مدظلہ

۷۰۔علامہ عبدالعزیز چشتی

۷۱۔مولانا سید محمد سعید الحسن شاہ

۷۲۔صاحبزادہ فیض القادری

۷۳۔صاحبزادہ عبدالحق بندیالوی مدظلہ

۷۴۔صاحبزادہ محمد صدیق (بھور شریف)

۷۵۔مفتی ہدایت اللہ پسروری

۷۶۔مولانا عبدالستار انصاری

۷۷۔مولانا خالد حسن مجددی

۷۸۔مولانا اورنگزیب قادری علیہ الرحمہ

۷۹۔مولانا احمد علی قصوری

۸۰۔مولانا عبدالرحیم شاکر

۸۱۔مولانا رحمت اللہ نوری

۸۲۔علامہ عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمہ

۳۸۔مولانا محمد منشا تابش قصوری

۸۴۔مفتی محمد خان قادری

۸۵۔مولانا ابوالفیض علی محمد نوری

۸۶۔مولانا غلام حسین نوری

۸۷۔مولانا عبدالعزیز نوری

۸۸۔مولانا خواجہ غلام حسین سدیدی

۸۹۔مولانا محمد محسن قصوری

۹۰۔مولانا صابر علی وٹو نوری

۹۱۔مولانا محمد شریف نوری بدر

۹۲۔مولانا ڈاکٹر مفتی ضیاء الحبیب صابری

۹۳۔مولانا عبدالحق پیرزئی

۹۴۔مولانا گل اکرام

۹۵۔مولانا مفتی امین الحق پیرزئی

۹۶۔مفتی غلام قادر کشمیری

۹۷۔پروفیسر غلام الدین قادری کشمیری

۹۸۔صاحبزادہ مفتی ظہور احمد

۹۹۔مولانا محمد ہدایت اللہ قادری

۱۰۰۔مولانا سید غلام مصطفیٰ بخاری عقیل

۱۰۱۔مولانا محمد بشیر مصطفوی

۱۰۲۔صاحبزادہ محمد سلیم چشتی ۱۰۳۔مولانا محمد عالم نقشبندی

۱۰۴۔مولانا محمد عالم رضوی ۱۰۵۔مفتی حبیب الرحمٰن شاہ بخاری

۱۰۶۔صاحبزادہ غلام یاسین شاہ بخاری ۱۰۷۔مولانا محمد اسلم نقشبندی

۱۰۸۔مولانا قاری غلام محمد خان قادری علیہ الرحمہ (۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء)

۱۰۹۔علامہ مفتی محمد ریاض الدین قادری علیہ الرحمہ (م۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء)

۱۱۰۔مولانا محمد دین نقشبندی ۱۱۱۔علامہ عبدالغنی نرگس

۱۱۲۔علامہ قاضی محمد اسرار الحق حقانی (راولپنڈی) ۱۱۳۔مولانا افضل رحمانی (واہ کینٹ)

۱۱۴۔علامہ پیر عبدالقادر (واہ کینٹ) ۱۱۵۔پیر سائیں محمد اسلم اویسی (نارووال)

۱۱۶) مولانا بشیر احمد چشتی (پنڈی گھیپ) ۱۱۷) مولانا حسن دین المعروف مُلاں طمانچہ (حسن ابدال)

۱۱۸) مولانا حافظ محمد مسکین (جی ٹی روڈ حسن ابدال) ۱۱۹) مولانا سید صفدر حسین شاہ (حسن ابدال)

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں سینکڑوں علماء مشائخ اہل سنت نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔چالیس کے قریب افراد نے جام شہادت نوش کیا۔قومی اسمبلی میں سُنّی علماء میں علامہ شاہ احمد نورانی،مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری،مولانا سید محمد علی رضوی اور مولانا محمد ذاکر رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا کردار نہایت نمایاں رہا۔پارلیمانی تاریخ میں پارلیمنٹ کے اندر پہلی بار مرزائیت کے خلاف بحث کا آغاز علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمہ کی ''۱۵،اپریل ۱۹۷۴ء'' کی اس تقریر سے ہوا جس میں آپ نے مسلمان کی تعریف کو آئین میں شامل کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے فرمایا کہ!

''مسلمان صرف وہ ہے جو اللہ کی واحدنیت اور حضور نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے پر یقین رکھتا ہے۔مرزائی قادیانی مسلمان نہیں ہیں''۔

علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری علیہ الرحمہ نے مسلمان کی مختصر اور جامع تعریف پیش کی جس کو متفقہ طور پر قومی اسمبلی میں پیش کیا گیا۔علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمہ نے ۳۰ جون ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی میں ایک تاریخی قرارداد پیش فرمائی کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔قرارداد کا مسوّدہ تیار کرنے کے بعد خان عبدالولی خان اور غوث بخش بزنجو سے دستخط لیے گئے،دونوں نے بغیر لیت ولعل کے دستخط کر دیئے۔اس قرارداد پر حزب اختلاف کے ۲۲ افراد جن کی تعداد بعد میں ۳۷ ہوگئی تھی نے دستخط کر دیئے۔البتہ جمعیت علماء اسلام کے مولانا غلام غوث ہزاروی اور مولانا عبدالحکیم نے اس پر دستخط نہیں کیے۔اس تحریک میں علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمہ کو قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی اور رہبر کمیٹی کا ممبر بھی منتخب کیا گیا،آپ نے پوری ذمہ داری کے ساتھ دونوں کمیٹیوں کے اجلاس میں شرکت فرمائی۔قادیانیت سے متعلق ہر قسم کا لٹریچر اسمبلی کے ممبروں

میں تقسیم کرنے کے علاوہ ان سے ذاتی رابطہ بھی رکھا، اس تحریک میں آپ نے تین ماہ کے دوران صرف پنجاب کے علاقے میں تقریباً چالیس ہزار میل کا دورہ کیا، ڈیڑھ سو شہروں، قصبوں اور دیہاتوں میں جلسہ عام سے خطاب کرنے کے علاوہ کتابوں کے مطالعہ میں بھی منہمک رہے۔

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمہ کی قیادت میں مولانا سید محمد علی رضوی، علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری اور مولانا محمد ذاکر رحمۃ اللہ علیہم نے اسمبلی کی خصوصی کمیٹی میں مرزا ناصر اور لاہوری گروپ کے صدر الدین پر اٹارنی جنرل کے توسط سے قریباً ۷۶ سوالات کیے، کل ۱۷۰ سوالات اور جرح کے نتیجہ میں مرزائیوں کا دجل و فریب بے نقاب ہو گیا۔ بالآخر تمام مسلمان عوام، علماء اور مشائخ کرام کی متفقہ کاوشیں اور قربانیاں رنگ لائیں اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو دنیا کے سارے اسلامی ممالک میں یہ قابل فخر اعزاز صرف مملکت خداداد پاکستان کو حاصل ہوا کہ اس پارلیمنٹ نے انکار ختم نبوت کی بنیاد پر مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر قانونی اور سیاسی طور پر بھی دائرہ اسلام سے خارج کر دیا۔ (۳۶)

المختصر علماء و مشائخ اہل سنت نے فتنہ قادیانیت کے خلاف بے مثال اور لازوال قلمی جہاد کیا۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء میں بھرپور مجاہدانہ کردار ادا کیا۔ ان تمام کے اسمائے گرامی کا احاطہ کرنا مشکل ہے تاہم سرسری مطالعہ اور تحقیق سے جو نام سامنے آتے گئے وہ بغیر کسی ترتیب کے پیش کر دیے گئے۔ یہ فہرست قطعی نامکمل ہے۔ ممکن ہے بعض اہم نام رہ گئے ہوں۔ کاش کوئی محقق ''محافظین عقیدہ ختم نبوت'' کی اس نامکمل فہرست کو اُن کے کارہائے نمایاں کے ساتھ سامنے لاتا تو ''تاریخ ختم نبوت'' مرتب کرنے میں آسانی ہوتی۔

## اہل سنت میں بیداری کی لہر:

فتنہ قادیانیت کے خلاف اہل سنت کا کردار نہایت ہی روشن اور نمایاں رہا ہے۔ قلمی جہاد ہو یا سیاسی محاذ، مناظرہ ہو یا مباہلہ اہل سنت ہمیشہ پیش پیش رہے، لیکن آج ہماری سست روی اور غفلت شعاری کی وجہ سے ''تحریک ختم نبوت'' کو مرتب کرنے اور شائع کرنے والے وہ لوگ ہیں جو اہل سنت کے مخالف ہیں، ان لوگوں نے اپنے بڑوں کو اس تحریک میں سرفہرست شمار کیا اور اکابرین اہل سنت کو نظر انداز کیا یا پھر ثانوی حیثیت میں متعارف کروایا۔ علماء اہل سنت کی بلند پایہ تصانیف گوشۂ گمنامی میں چلی گئیں اور اکابرین اہل سنت کے احوال و آثار پر بھی کسی نے توجہ نہ دی۔ جس سے تاریخ کے میدان میں ہمیں ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ اب صحیح تاریخ کو مرتب کرنے میں بہت سی دشواریوں کا سامنا ہے۔ میں علماء و مشائخ اہل سنت کی

---

۳۶) تفصیل کے لیے دیکھئے: محمد احمد ترازی: تحریک تحفظ ختم نبوت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تا علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمہ مطبوعہ کراچی

توجہ اس جانب مبذول کراتا ہوں کہ وہ میدان عمل میں آئیں اور اپنے اسلاف کے کارہائے نمایاں کو مرتب کروا کر احسن انداز میں شائع کرائیں تا کہ اہل سنت کی تاریخ مرتب کرنے میں کسی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

الحمدللہ علی احسانہ! اہل سنت کے قلمکار اب بیدار ہو رہے ہیں اور اہل سنت کی ''تاریخ تحریک تحفظ ختم نبوت'' مرتب کرنے میں کوشاں ہیں۔ علماء و مشائخ اہل سنت کو ان کی سرپرستی کر کے حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔

کراچی سے علامہ مفتی محمد امین قادری عطاری رحمۃ اللہ علیہ (م ۲۰۰۵ء) نے علمائے اسلام کی ان تمام کتب کو جو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے لکھی گئی تھیں ان کو ایک سلک مروارید کی صورت میں یکجا کرنے کا ارادہ فرمایا تھا اگرچہ آپ اس عظیم کام کا آغاز فرما کر اللہ تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہو گئے، چونکہ آپ کا جذبہ صادق تھا اسی لیے آپ کے اس کام کو آپ کے رفقاء نے جاری رکھا ہوا ہے۔ ''الادارة لتحفظ العقائد الاسلامیہ'' کراچی کے زیر اہتمام اب تک ''عقیدہ ختم نبوت'' کی ۱۴ جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ ان میں بتیس علمائے اہل سنت کی اٹھاون تصانیف کو مصنفین کے تعارف کے ساتھ از سر نو احسن انداز میں منظر عام پر لایا گیا ہے۔

لاہور کے محمد متین خالد نے اپنی زندگی رد قادیانیت کے لیے وقف کر دی ہے۔ آپ عصر حاضر میں ''پروفیسر الیاس برنی'' بن کر سامنے آئے ہیں۔ آپ نے قادیانیت کی خانہ تلاشی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس پر آپ کی بلند پایہ کتب گواہ ہیں۔ آپ کی شہرہ آفاق کتاب ''ثبوت حاضر ہیں'' اپنے موضوع پر لاجواب و بے مثال ہے۔



ننکانہ ضلع شیخوپورہ سے ایک نوجوان صادق علی زاہد اٹھا اور اس نے مجاہدین ختم نبوت کے احوال و آثار پر کام کا آغاز کیا۔ اب تک انکی طرف سے دو جلدیں ''علمائے حق اور رد فتنہ مرزائیت'' اور ''تذکرہ مجاہدین ختم نبوت'' شائقین سے داد تحسین پا چکی ہیں۔

فیصل آباد کے مولانا سید ہدایت رسول شاہ اپنی نگرانی میں دار العلوم نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد میں نہایت کامیابی سے ''رد قادیانیت کورس'' کروا رہے ہیں۔ اس کورس میں اہل سنت کے نامور علماء کرام شرکت فرماتے ہیں۔

کاموںکے سے محمد نعیم اللہ خان قادری (ایم اے) آگے بڑھے اور انہوں نے علمائے اہل سنت کی عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں لکھی گئی کتب کو یکجا کرنے کا ارادہ کیا، اب تک ان کا یہ کام ''قادیانی دھرم کا علمی محاسبہ'' کے نام سے دو جلدوں میں سامنے آیا ہے۔

## ماہنامہ الحقیقہ (شکرگڑھ) کا تحفظ ختم نبوت نمبر:

۷ اگست ۲۰۰۶ء/۱۱ رجب المرجب ۱۴۲۷ھ کو اچانک فقیر کے موبائل فون کی گھنٹی بجی، اٹھایا، آواز آئی ممنون احمد آسوی (مدیر مسئول ماہنامہ الحقیقہ) عرض کر رہا ہوں، قبلہ پروفیسر محمد حسین آسی صاحب (بانی تحریک شیران اسلام و ماہنامہ

الحقیقہ) راولپنڈی تشریف لا رہے ہیں، آپ کو یاد کر رہے ہیں، آپ ضرور تشریف لائیں۔ راقم فوراً راولپنڈی پہنچا اور حضرت عمدۃ المحققین علامہ پروفیسر محمد حسین آسی حسینی نقشبندی علیہ الرحمہ سے ملاقات کے لیے آگے بڑھا، مصافحہ کیا، معانقہ ہوا، حضرت نے میرے ہاتھوں کو فرط محبت سے چوم لیا۔ اہل سنت کی زبوں حالی پر باتیں ہوئی ــــــ دوران گفتگو فرمایا:

''شاہ جی! میں آپ سے بہت خوش ہوں ــــــ آپ نے ''قائد اعظم کا مسلک'' لکھ کر اہم کام کیا ہے ــــــ ''الحقیقہ'' میں نے کن حالات میں شروع کیا آپ بخوبی جانتے ہیں ــــــ اس کے ساتھ تعاون کریں ــــــ اسکے لیے مضمون لکھیں ــــــ ہماری تاریخ ابھی تک کسی نے صحیح صورت میں نہیں لکھی ــــــ میں اب جا رہا ہوں ــــــ یہ کام اب آپ نے کرنا ہے ــــــ میں آپ کے حوالے کر کے جا رہا ہوں ــــــ یہ کام ضرور کریں اور میرے لیے دعا بھی کریں''۔

یہ اہم کام راقم کے حوالے کر کے دوسرے دن یعنی ۸ اگست ۲۰۰۶ء/۱۲ رجب المرجب ۱۴۲۷ھ کو عمدۃ المحققین حضرت آسی علیہ الرحمہ سچ مچ اللہ تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

## اظہار تشکر:

عمدۃ المحققین مفکر اسلام حضرت پروفیسر محمد حسین آسی علیہ الرحمہ کے بھانجے صاحبزادہ محمد عطا الحق نقشبندی حسینی مدظلہ زیب سجادہ آستانہ عالیہ حضور مفکر اسلام نے اپنے ماموں اور پیر و مرشد کی خواہشات کی تکمیل کے لیے راقم کو ''ماہنامہ الحقیقہ'' کا مدیر اعلیٰ بنا ڈالا، فقیر نے ہر چند اپنی عجز و انکساری کا اظہار کیا لیکن آپ نے فرمایا کہ بس اب آپ ہی ''الحقیقہ'' کے مدیر اعلیٰ ہیں۔ بندہ نے عرض کیا کہ آپ کے ماموں عمدۃ المحققین علامہ آسی علیہ الرحمہ نے ''تحریک شیران اسلام'' کا قیام عمل میں لایا تھا اور ان کی ایک اہم خواہش یہ بھی تھی کہ ''الحقیقہ'' کا ایک عظیم ختم نبوت نمبر نہایت آب و تاب کیساتھ شائع ہو، اسکا اظہار آپ نے زبانی بھی کیا تھا اور ۲۰۰۰ء میں ''الحقیقہ'' میں ایک اشتہار کے ذریعے بھی اعلان فرمایا تھا لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ اور آپ ہمیں داغ مفارقت دے گئے، کیوں نہ ان کی دیرینہ خواہش کی تکمیل کی جائے اور ''الحقیقہ'' کا ایک عظیم ''تحفظ ختم نبوت نمبر'' مرتب کر کے خوبصورت انداز میں شائع کیا جائے۔



آپ کے بھانجے ایک باہمت اور جرأت مند انسان ہیں، انہوں نے فوراً حامی بھر لی کہ یہ کام ضرور کریں، شائع کرنا ہمارا کام ہے۔ چنانچہ فقیر نے اس نمبر کے لیے ایک گشتی مراسلہ تیار کیا اور اسے اہل سنت کے تقریباً تمام جرائد و رسائل میں شائع کرا دیا، بعض علماء اہل سنت کی خدمت میں الگ بھی ارسال کیا، پھر مختلف مواقع پر ان کو یاددہانی بھی کرواتا رہا بلکہ بعض اہل علم کی خدمت میں خود چل کر حاضر ہوا کہ آپ ضرور لکھیں، ممنون احمد آسوی جو کہ حضرت آسی علیہ الرحمہ کے مرید صادق ہیں نے مکمل رابطہ رکھا، اسی طرح الحاج شوکت علی شوہر صاحب بھی یاددہانی کراتے رہے، ''ختم نبوت نمبر'' کی ترتیب و تدوین کے

دوران کئی پریشانیاں بھی دامن گیر رہیں، عزیزم ظفر محمود قریشی جو کہ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت علامہ حافظ پیر سلطان محمود دریاوی مدظلہ (دریا شریف حضرو اٹک) کے مرید صادق ہیں۔آپ اپنے پیرومرشد کی ہدایت پر اس کار خیر میں مثل سایہ میرے ساتھ رہے۔آپ اہل سنت کے مجاہد ہیں، آپ نے ختم نبوت کے تحفظ کے لیے دن رات ایک کر کے نہ صرف اس نمبر کی کمپوزنگ کی بلکہ اسکی ترتیب وتزئین وتصحیح میں فقیر کا بھرپور ساتھ دیا۔اس کی طباعت میں محمد آفتاب احمد (آپریشنز آفیسر ٹوبیکو کنٹرول سیل اسلام آباد) کی کاوشیں بھی ناقابل فراموش ہیں۔مقالہ نگاروں نے جس انداز میں ہمارے ساتھ قلمی تعاون کیا اسکا تو کوئی صلہ نہیں دے سکتا، صاحبزادہ محمد عطاء الحق نقشبندی حسینی اس عظیم نمبر کو تحریک شیران اسلام پاکستان کے زیر اہتمام نہایت آب وتاب کے ساتھ دنیائے اہل سنت کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں، فقیر ان تمام حضرات کا تہہ دل سے شکر گزار ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ ﷺ کے طفیل ان سب کے علم وعمل میں برکتیں عطا فرمائے، دنیا وآخرت میں کامیابی وکامرانی عطا فرمائے۔آمین!

اگرچہ یہ عظیم نمبر پیش کرتے وقت عمدۃ المحققین پروفیسر علامہ محمد حسین آسی علیہ الرحمہ ہم میں موجود نہیں لیکن انکا روحانی تصرف شامل حال ہے۔اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ ﷺ کے طفیل آپ کے درجات بلند فرمائے۔آمین!

29

## تحفظ ختم نبوت نمبر (جلد اوّل) پر ایک طائرانہ نظر:

دیر آید درست آید ______ ''ماہنامہ الحقیقہ تحفظ ختم نبوت نمبر'' حاضر ہے یہ بڑے سائز کی دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے جو تقریباً دو ہزار صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔پہلی جلد ۵ ابواب اور دوسری جلد ۹ ابواب پر مشتمل ہے۔

### پہلا باب ______ قرآنیات واحادیث

یہ پہلی جلد کا طویل ترین اور نہایت اہم باب ہے۔یہ اپنے دامن میں ۲۵ مضامین ومقالات سمیٹے ہوئے ہے۔اس میں لکھنے والے مشہور ومعروف ہیں۔قرآن واحادیث، آثار صحابہ اور تابعین کے ارشادات کی روشنی میں عقیدہ ختم نبوت کا محققانہ جائزہ لیا گیا ہے۔اس باب کا ہر مقالہ ومضمون نہایت اہم اور نمایاں ہیں۔بلکہ یوں کہیے کہ ان تمام ارباب علم ودانش کے مقالات حاصل باب ہیں۔

### دوسرا باب ______ اثر ابن عباس اور تحذیر الناس

یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے

---

۳۷) دیکھیے: محمد شہاب الدین رضوی، مولانا: مولانا نقی علی خان بریلوی مطبوعہ بریلی ص ۶۰

کے انکار کا فتنہ برصغیر میں پہلی بار اس وقت سامنے آیا جب مولوی احسن نانوتوی (م۱۳۱۲ھ/۱۸۹۴ء) نے قیام بریلی کے دوران (۱۸۵۱ء تا ۱۸۶۰ء) حدیث اثر ابن عباس کی بنیاد پر اپنے عقیدہ کا واضح اعلان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ بھی ہر طبقہ زمین میں ایک ایک ''خاتم النبیین'' موجود ہے۔(۳۷)

علامہ مولانا نقی علی خان بریلوی علیہ الرحمہ (م۱۲۹۷ھ/۱۸۸۰ء) نے مولوی احسن نانوتوی کی سخت گرفت فرمائی اور اسے مسلمانوں کے متفقہ عقیدہ ختم نبوت کے منافی قرار دیتے ہوئے ایسے عقیدہ رکھنے والے کو گمراہ اور خارج اہل سنت قرار دیا۔ بریلی، بدایوں اور رامپور کے علماء نے بھی آپ کے مؤقف کی حمایت کی اور فتوے دیئے۔

یہ نظریاتی اور اعتقادی جنگ اس وقت مزید تیز ہوگئی جب مولوی احسن نانوتوی کی حمایت میں ان کے عزیز مولوی قاسم نانوتوی نے ایک کتاب ''تحذیر الناس'' لکھی اور اپنے عزیز کی حمایت میں اس قدر بڑھ گئے کہ انہوں نے اس میں یہاں تک لکھ دیا کہ:

''سو عوام کے خیال میں رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں''۔(۳۸)

دوسری جگہ مزید فرمایا:

''اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ چہ جائے کہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے''۔(۳۹)

مولوی قاسم نانوتوی کی یہ انوکھی اور البیلی تشریح کسی کو متاثر نہ کرسکی۔ اس مسئلہ میں علماء دیوبند کے حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی کی سنیئے:

''جس وقت مولانا نے تحذیر الناس لکھی ہے کسی نے ہندوستان بھر میں مولانا کے ساتھ موافقت نہیں کی بجز مولانا عبدالحی صاحب کے''۔(۴۰)

---

۳۸) قاسم نانوتوی، مولانا: تحذیر الناس مطبوعہ دیوبند ص۳

نوٹ: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی لکھتے وقت ''صلعم'' یا '' ؐ'' جیسے مہمل الفاظ لکھنے سے گریز کیا جائے بلکہ پورا درود ''صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' لکھنے کی سعادت حاصل کیا جائے۔(صابر)

۳۹) ایضاً ص ۲۸

۴۰) اشرف علی تھانوی، مولانا: الافاضات الیومیہ من الافادات القومیہ ج۵ مطبوعہ ملتان ص ۲۹۶

۴۱) دیکھئے: محمد ایوب قادری، پروفیسر: مولانا محمد احسن نانوتوی مطبوعہ کراچی ۱۹۶۶ء ص ۹۱ تا ۹۴

۴۲) دیکھئے: اشرف علی تھانوی، مولانا: ارواح ثلاثہ مطبوعہ کراچی ۱۹۸۹ء ص ۲۳۸

مولوی قاسم نانوتوی کی ''تحذیر الناس'' کی اشاعت کے بعد اس کے ردّ میں درجن بھر کے قریب کتب ورسائل سامنے آئے۔ بلکہ مولانا محمد شاہ پنجابی اور مولوی قاسم نانوتوی کے درمیان تحذیر الناس کی عبارتوں پر مناظرہ بھی ہوا۔(۴۱)

پھر کیا تھا پورے برصغیر میں تحذیر الناس کے خلاف ایک شور برپا ہوا۔اور مولوی قاسم نانوتوی کے خلاف کفر کے فتوے لگائے گئے۔ مولوی صاحب نے اپنا نام خورشید حسن (تاریخی نام) بتا اور لکھا کر رامپور کے ایک نہایت غیر معروف سرائے میں ایک کمرہ چھت پر لیا اور مقیم ہو گئے تاکہ ان کے اعلانیہ پہنچنے سے جھگڑے اور بحثیں نہ کھڑی ہو جائیں۔(۴۲)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ وہ پہلے محافظ عقیدہ ختم نبوت ہیں جنہوں نے ۱۳۲۴ھ/ ۱۹۰۵ء میں حرمین شریفین کے تقریباً ۳۵ مشاہیر علماء کرام سے نہ صرف مرزا قادیانی بلکہ مولوی قاسم نانوتوی اور ان کے دیگر ہم عقیدہ علماء کے بارگاہ رسالت مآب میں گستاخانہ عبارات کے خلاف شخصی طور پر اسلام سے اخراج اور کافر قرار دیئے جانے کا واضح فتویٰ حاصل کیا جسے عرب وعجم میں پذیرائی حاصل ہوئی۔(۴۳)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کا یہ وہ ''جرم عظیم'' ہے جس کی بنا پر علماء دیوبند اور ان کی ذریت آپ کو سب وشتم کرنا ثواب سے کم نہیں سمجھتی۔

جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری نے کیسی خوبصورت بات کہی ہے!

31

''لیکن مقام تاسف ہے کہ بجائے اس کے کہ امام اہل سنت کے اس احسان کا شکریہ ادا کیا جاتا اور ان کی اس بروقت تنبیہہ پر بے لاگ ممنونیت کا اظہار کیا جاتا، اُلٹا آپ پر طعن وتشنیع کے تیروں کی بارش شروع کردی گئی۔اتنا زور قلم شاید اُمت مرزائیہ کے دجل وفریب کے تاروپود بکھیرنے میں صرف نہیں کیا گیا جتنا زور قلم اور زور زبان اعلیٰ حضرت کی تابندہ تراز مہرو ماہ شخصیت پر کیچڑ اچھالنے میں صرف کیا گیا اور تو اور آپ کو انگریز کا وظیفہ خوار کہنے سے بھی گریز نہیں کیا گیا۔شاید ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد کی تاریخ میں یہ سب سے بڑا جھوٹ اور سنگین بہتان ہے۔(۴۴)

جب ہندوستان بھر میں کسی عالم دین نے ''تحذیر الناس'' کی حمایت نہ کی بلکہ اس کے ردّ میں کتابیں لکھیں، مناظرہ ہوا، تکفیر ہوئی، تو چاہیے یہ تھا کہ مولوی قاسم نانوتوی اپنے مؤقف سے رجوع کر کے باقاعدہ توبہ کر لیتے، لیکن ایسا نہ ہوسکا بلکہ علماء دیوبند نے تاویلیں کیں کتابیں لکھیں لیکن اللہ تعالیٰ عزوجل کی طرف سے توبہ کرنے کی توفیق نہ ہوسکی۔ چند کتابوں کی چند عبارتوں سے رجوع اور توبہ کرنے کی بجائے علماء دیوبند نے ان کی تاویلات، توجیحات اور وضاحتوں میں اپنی عمریں صرف کر دیں۔

---

۴۳) دیکھئے: احمد رضا بریلوی، مولانا: حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین مطبوعہ لاہور

۴۴) پیر محمد کرم شاہ الازہری، جسٹس: تحذیر الناس میری نظر میں مطبوعہ لاہور ۱۹۸۶ء ص ۵۳

یہ ''تحذیر الناس'' ہی ہے جس کی عبارات نے مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کے دعویٰ کے لیے مضبوط بنیاد فراہم کی جس کو آج تک قادیانی ذریت بطور دلیل پیش کر رہی ہے۔(۴۵)

دوسرا باب نہایت اہم ہے۔اس میں اثر ابن عباس اور تحذیر الناس کا محققانہ اور محدثانہ جائزہ لیا گیا ہے۔یہ علم و ادب کے دس ستاروں کی روشنی سے مزین ہے۔علامہ بدر الدین احمد قادری، مفتی محمد شریف الحق امجدی، علامہ سید محمد مدنی اشرفی، علامہ محمد عبد الحکیم اختر شاہ جہانپوری، علامہ قاضی عبد الرزاق بھترالوی، پیر حافظ سلطان محمود دریادی، علامہ ثناء اللہ طیبی نے اپنے اپنے مقالات و مضامین میں عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرتے ہوئے تحذیر الناس کا عالمانہ انداز مین ناقدانہ جائزہ لیا اور اسے عقیدہ ختم نبوت کے منافی قرار دیا۔

علامہ غلام نصیر الدین سیالوی نے اثر ابن عباس پر محققانہ نظر ڈالی اور علامہ منظر الاسلام الازھری نے اسے محدثانہ تناظر میں دیکھا۔یہ دونوں مقالات بہت اہمیت کے حامل ہیں۔سید بادشاہ تبسم بخاری نے تحذیر الناس کا تاریخی پس منظر پیش کیا جو نہایت دلچسپ اور معلومات افزا ہے۔

## تیسرا باب ــــ فتنہ قادیانیت



اس میں فتنہ قادیانیت کی نقاب کشائی کی گئی ہے۔اس باب میں چودہ مقالات ہیں۔لکھنے والوں میں نامور علماء کرام اور مشہور ادباء شامل ہیں۔اس باب میں مرزا قادیانی کے حالات، خیالات اور الہامات کی خوب خبر لی گئی ہے۔مفتی محمد علیم الدین نقشبندی نے اپنے مختصر مگر جامع مضمون میں مرزا کی زندگی کے ایک ورق کی بازیافت پیش کی ہے۔حضور مفکر اسلام پروفیسر محمد حسین آسی، پیر محمد افضل قادری، محمد افضل باجوہ قادری اور محمد احمد ترازی نے تحقیق کے آئینے میں مرزا کی اصلیت اور حقیقت کو طشت از بام کیا ہے۔

علامہ مفتی جمیل احمد نعیمی نے قادیانیت کا وجود اُمت مسلمہ کے لیے ناسور قرار دیا ہے۔علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے اہل ایمان کو اپنی ذمہ داری سے آگاہ کیا۔محمد احمد حسن قادری نے پاکستان کے خلاف قادیانی سازشیں بے نقاب کی ۔عرفان محمود برق نے قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں پر ایک نظر ڈالی۔مختار جاوید منہاس نے قادیانی ذریت کی سرگرمیوں سے پردہ اُٹھایا اور اپنوں کو بھی خواب غفلت سے جگایا۔راجا رشید محمود نے ''الہامات مرزا کی خصوصیت'' اور مولانا محمد شہزاد قادری ترابی نے ''قادیانیت یعنی شیطانیت'' جیسے عنوانات پر گراں قدر مقالات لکھے ہیں۔ڈاکٹر محمد طاہر قیوم نقشبندی فتنہ قادیانیت کو اسلام کی عدالت میں لے کر آئے ہیں۔اس باب کا آخری مقالہ ''جہنم کا دولھا اور اس کے باراتی ہے'' مقالا نگار حافظ غلام یاسین رضوی ہیں۔انوکھے اور البیلے عنوان پر آپ نے خوب خامہ سرائی فرمائی ہے۔

---

۴۵) دیکھئے: شیخ مبارک احمد، قادیانی: ختم نبوت کی حقیقت مطبوعہ ربوہ ص ۵۰

## چوتھا باب ______ حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور شبہات مرزا

یہ باب ''حیات حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور شبہات مرزا'' کے عنوان سے معنون ہے۔اس میں صرف چار مقالات ہیں۔لکھنے والوں میں مولانا غلام علی اوکاڑوی، علامہ محمد شفیع اوکاڑوی، مولانا محمد اسلم رضوی اور نوشاد عالم چشتی شامل ہیں۔حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام اسی دنیاوی زندگی کے ساتھ آسمان پر زندہ ہیں۔اسلام میں یہ ضروری یقینی عقیدہ ہے۔اس کے برعکس عیسائیوں کا کہنا کہ آپ کو یہودیوں نے پکڑ لیا تھا اور سولی پر چڑھادیا اور پھر پھانسی دے کر قتل کر دیا گیا اور مرزائیوں کا دعویٰ کہ آپ سولی پر چڑھنے کے بعد سری نگر کشمیر میں آگئے تھے اور وہاں ہی فوت ہو گئے تھے۔یہ غلط اور کفری دعوے ہیں۔اس باب میں دلائل و براہین کی روشنی میں حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ثابت کی گئی ہے۔اور مرزائیوں کے دعوے کی دھجیاں اڑادی گئی ہیں۔

## پانچواں باب ______ رضویات

پہلی جلد کا آخری باب ''رضویات'' کے نام سے موسوم ہے۔اس باب کی زینت ۹ مقالات ہیں۔سب سے پہلے تبرکات کے طور پر مفتی اعظم ہند علامہ مولانا مصطفیٰ رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کا رسالہ ''تصحیح یقین بر ختم نبیین'' شامل ہے۔پھر مولانا عبد السلام رضوی نے حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کے رسالہ ''الصارم الربانی علی اسراف القادیانی'' پر بصیرت افروز تبصرہ فرمایا ہے۔مفتی محمد خان قادری، محمد احمد حسن قادری، حافظ محمد مسعود رضوی، غلام مصطفےٰ قادری رضوی نے اپنے اپنے مقالات میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کی گراں قدر خدمات کو اپنے اپنے انداز میں سراہا ہے۔

حیدر آباد سے اہل حدیث مکتبہ فکر کا شائع ہونے والے رسالے ماہنامہ ''دعوت اہل حدیث'' کے ایک مضمون نگار قاری ذکاء اللہ کی اعلیٰ حضرت محدث بریلوی کے بارے میں کی گئی ہرزہ سرائی کو علامہ غلام رسول قاسمی زیر بحث لائے ہیں۔غلام مصطفےٰ رضوی نے گلستان نوری میں اور ابوالبلال محمد سیف علی سیالوی نے گلستان رضا میں عقیدہ ختم نبوت سے متعلقہ پھول چنے ہیں۔اور انھیں اپنے اپنے انداز میں گلدستوں کی صورت میں پیش کیا ہے۔

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کا سارا خاندان تحفظ ناموس رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاسبانی میں مصروف رہا۔آپ کے والد ماجد علامہ نقی علی خان بریلوی علیہ الرحمہ نے مولوی احسن نانوتوی کے اس عقیدہ جو اثر ابن عباس کی بنیاد پر ظاہر ہوا جس میں ہر طبقہ زمین میں ایک ایک خاتم النبیین کی موجودگی مانی گئی کے خلاف باقاعدہ تحریک چلائی۔علماء سے رابطے کیے، بدایوں، رامپور کے علماء نے آپ کے مؤقف کی تائید وحمایت کی۔اعلیٰ

حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ نے خود مرزائیت کے خلاف کئی فتاویٰ صادر فرمائے اور مستقل کتابیں لکھیں۔ان میں ''جزاء اللہ عدوہ باباءہٖ ختم النبوۃ (۱۳۱۷ھ) السو والعقاب علی المسیح الکذاب (۱۳۲۰ھ) قھر الدیان علی مرتد بقادیان (۱۳۲۳ھ) المبین ختم النبیین (۱۳۲۶ھ) اور الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی (۱۳۴۰ھ) مشہور ہیں۔

آپ کے بھائی مولانا حسن رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ (م ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء) میں بریلی شریف سے باقاعدہ ایک ماہنامہ ''قہر الدیان علی مرتد بقادیان'' جاری فرمایا۔جس میں صرف قادیانیت کا رد ہوتا تھا۔

محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے صاحبزادے حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ (م ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء) ۱۳۱۷ھ میں ''الصارم الربانی علی اسراف القادیانی'' لکھی جو اپنے موضوع پر لاجواب ہے۔آپ کے دوسرے صاحبزادے مفتی اعظم ہند علامہ مصطفیٰ رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ (م ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۱ء) نے دو کتابیں ''تصحیح یقین بر ختم النبیین'' اور الرمع الدیانی علی راس الوسواس الشیطانی'' (۱۳۳۱ھ) لکھیں۔آپ کے خلفاء و تلامذہ نے بھی تحریک تحفظ ختم نبوت میں نمایاں کردار ادا کیا۔ہر ایک نے نعت گوئی میں بھی عقیدہ ختم نبوت کو خاص طور پر بیان فرمایا۔

لیجئے اب تحفظ ختم نبوت نمبر جلد اوّل ملاحظہ فرمائیے۔اس میں ہم کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں یہ فیصلہ قارئین پر چھوڑتے ہیں۔اللہ تعالیٰ اپنے محبوب حضرت احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل اس نمبر کے تمام معاونین کو دنیا و آخرت میں کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

گدائے کوئے مدینہ شریف

سید صابر حسین شاہ بخاری قادری

مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''الحقیقہ''

ادارہ فروغ افکار رضا برہان شریف

ضلع اٹک پنجاب پاکستان

۲۷ رمضان المبارک ۱۴۳۳ھ ۱۶ اگست ۲۰۱۲ء جمعرات بوقت ظہر

☆☆☆☆ ☆☆☆☆ ☆☆☆☆

دعاگو سید منور علی شاہ بخاری قادری رضوی